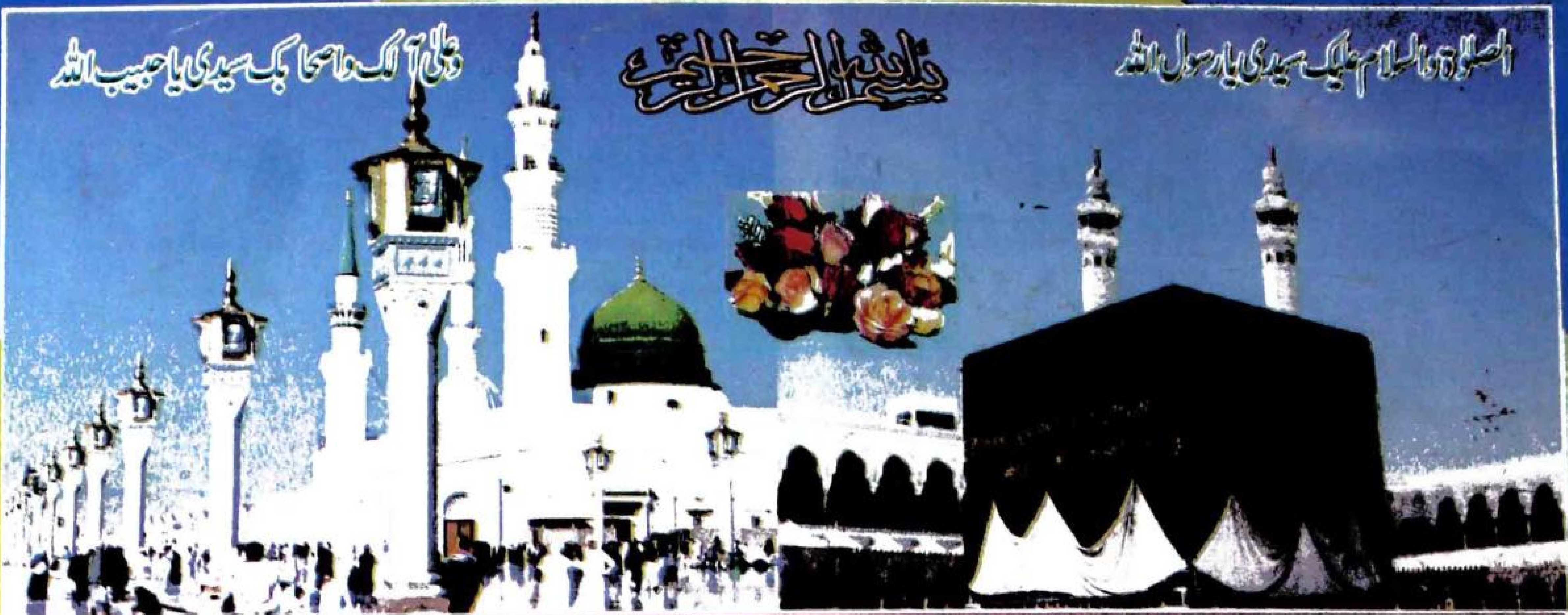

ماہنامہ

آواز اہلسنت

اردو، English.

گجرات پاکستان

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info"

امام اہلسنت مولانا فضل حق خیر آبادی نے انڈیا پر قابض انگریزوں کے خلاف فتویٰ جہاد جاری فرما کر جنگ آزادی 1857ء کی بنیاد رکھی...... یہ تحریک کسی نہ کسی صورت میں موجود رہی اور بالآخر 1947ء میں قیام پاکستان پر منتج ہوئی...... دوقومی نظریہ سب سے پہلے امام اہلسنت الشاہ احمد رضا بریلوی اور اسکے بعد آپکے تلامذہ نے پیش کیا...... اسی دوقومی نظریہ کی بنیاد پر ہی پاکستان معرض وجود میں آیا...... تحریک پاکستان میں بھی سنی مشائخ وعلماء نے کلیدی کردار ادا کیا...... 1946ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے نتیجے میں تحریک پاکستان نتیجہ خیز ہوئی...... تقسیم ہند اور قیام پاکستان کی اساس صرف اسلام تھی اور مرکزی نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" تھا لیکن قائداعظم کے بعد حکمرانوں نے ہمیشہ اسلام کو پس پشت ڈالے رکھا...... ان دیں حالات پاکستان بنانے والے سنی علماء ومشائخ کے جانشینوں پر سب سے زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ متحد ہو کر اسلام، اور پاکستان کو بچانے اور وطن عزیز کو نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بنانے کیلئے کردار ادا فرمائیں: پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی گفتگو

اصلاح و تربیت اور اسکے احکام

قرآن مجید کے غلط ترجمے

قربانی اور اسکے مسائل

نیک عورت کا اخروی مقام

خطبۂ حجۃ الوداع

حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو!
فرضیت حج کی شرائط؟ تکبیرات تشریق کس پر واجب ہیں؟
"فی ایام معلومات" سے کتنے دن مراد ہیں؟

سچی حکایات + دانش حجاز
Teachings of Islam

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan

Registerd CPL 127

URL: ahlesunnat.info e-mail: info@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

اللہ رب العزت 2008 کو اسلام اور مسلمانوں کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین!!!

منجانب

☆ادارہ ماہنامہ "آواز اہلسنت" ☆عالمی تنظیم اہلسنت برطانیہ ☆عالمی تنظیم اہلسنت امریکہ ☆علامہ ابوالحسنین قادری راولپنڈی ☆قاضی امیر حسین کھاریاں ☆پیر سید نعمت علی شاہ ناروے ☆صاحبزادہ سید اکرام شاہ اوسلو ☆مولانا قاری محمد اشرف اوسلو ☆علامہ سلیم اللہ تابانی منڈی بہاؤالدین ☆قاضی سلطان محمود اعوان شریف ☆الحاج محمد اسلم جنجوعہ کھاریاں ☆علامہ نصر اللہ قادری نوشہرہ ورکاں ☆سید شاہد حسین گردیزی لاہور ☆پروفیسر محمد عظیم قادری، گجرات ☆صاحبزادہ محمد زبیر چشتی راولپنڈی ☆مولانا طالب حسین اعوان اسلام آباد ☆مولانا سید عبدالغفار شاہ گوجرانوالہ ☆مولانا شاہد چشتی گجرات ☆علامہ عبدالغفور گولڑوی ☆مولانا منیر شاد ☆علامہ نور محمد دانش لالہ موسیٰ ☆حافظ جمیل قادری اسلام آباد ☆اقبال سیالوی، لالہ موسیٰ

جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

میں اس وقت تقریباً 750 مسافر طلبہ وطالبات کیلئے فری تعلیم، فری خوراک اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ لہذا

چرم قربانی

اور زکوٰۃ، صدقات، عطیات، اور گیارہویں شریف کے فنڈ کے ذریعے اس عظیم دینی خدمت میں حصہ لے کر اشاعت اسلام اور صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرمائیں!

الداعی الی الخیر شعبہ نشر واشاعت جامعہ قادریہ عالمیہ

گجرات میں چرم قربانی کے مراکز:

☆ نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات۔ رابطہ نمبر 2-3521401

☆ جمال فرنیچر ہاؤس، بالمقابل عیدگاہ جی ٹی روڈ گجرات۔ رابطہ نمبر 3534373، 3524277

☆ جامعہ سیدنا علی، بالمقابل ظہور الٰہی اسٹیڈیم کچہری چوک جلالپور روڈ گجرات 0333-8461401

☆ الحمد PCO، نزد زید پراپرٹی سنٹر شاہین چوک بائی پاس روڈ گجرات۔ رابطہ نمبر 3522436

☆ جی ایم بیکرز، پرنس چوک گجرات۔ فون: 3526096 ☆ مین بازار لالہ موسیٰ ☆ اڈا پاہڑیانوالی۔

marfat.com

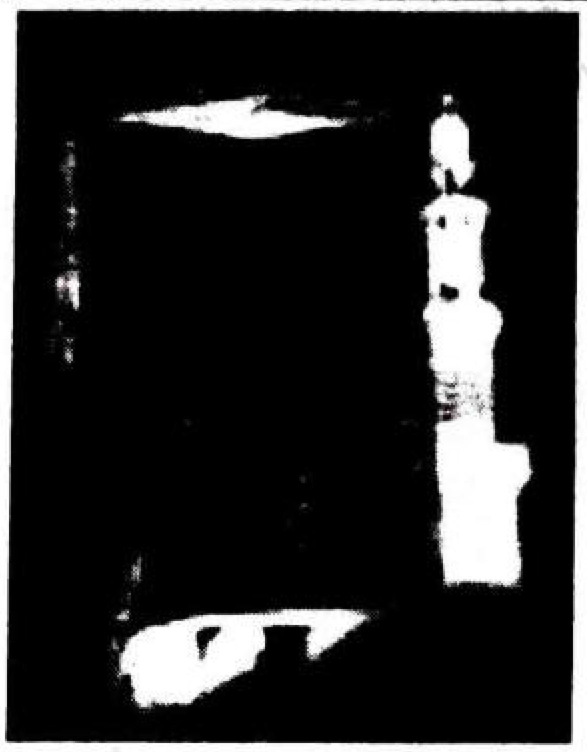

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اردو English

ماہنامہ

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ذوالحج 1428ھ
دسمبر 2007ء

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں **صاحبزادہ قاری محمد علی قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، شبیر حسین ساہی، مصطفیٰ کمال، محمد اشرف **رابطہ برائے شکایات:** محمد صفدر 0307-3365705

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون 053-3521401-402 فیکس 3511855 ای میل Info@ahlesunnat.info

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب!!!

ٹائٹل	دسمبر 2007ء	1
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر	2
ادارتی صفحہ	ماہنامہ ''آواز اہل سنت''	3
اداریہ	ادارہ	5
حمد ونعت	پیشکش: ''قادری نعت کونسل''	6
درس قرآن: قرآن مجید کے غلط ترجمے	پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ	7
درس حدیث: قربانی اور اسکے مسائل	=	11
اصلاح وتربیت اور اسکے احکام	محی الدین والسنہ سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی	14
دانش حجاز	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ	20
دارالافتاء اہلسنت	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	22
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر رحمہ اللہ	28
رسول خدا ﷺ کا خطبۂ حجۃ الوداع	چیف جسٹس (ر) میاں محبوب احمد	30
ابوالمساکین، ذوالجناح، حضرت جعفر بن ابو طالب	پروفیسر بشیر احمد مرزا	35
نیک عورت کا اخروی مقام اور اسلام کی نظر میں اسکا احترام ...	محترمہ ریحانہ کوثر قادری	37
(اردو/Teachings of Islam (English ..	Allama Sajid ul Hashemi	42
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر علامہ محمد ابو تراب بلوچ	43

ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' میں موجود تحریریں جید علماء دین ومفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفون!

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان بنانے والے سنی علماء ومشائخ متحد ہو کر قوم کی قیادت فرمائیں!!!

.... اداریہ ....

امام اہلسنت حضرت علامہ مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے انڈیا پر قابض انگریزوں کے خلاف فتویٰ جہاد جاری فرما کر جنگ آزادی 1857ء کی بنیاد رکھی۔ اس وقت اہلسنت مخالف فرقوں نے غداری کر کے ظالم انگریزوں کا ساتھ دیا جس کی وجہ سے آزادی کی جدوجہد بظاہر دب گئی لیکن یہ تحریک کسی نہ کسی صورت میں موجود رہی اور بالآخر 1947ء میں قیام پاکستان پر منتج ہوئی۔

تحریک پاکستان کی قیادت قائد محمد علی جناح نے کی لیکن دو قومی نظریہ اس سے قبل امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے تلامذہ پیش کر چکے تھے اور اسی دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ہی تقسیم ہند ہوئی اور مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں آئی۔ تحریک پاکستان میں بھی سنی مشائخ وعلماء نے کلیدی کردار ادا کیا۔ 1946ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے نتیجے میں تحریک پاکستان نتیجہ خیز ہوئی لیکن مخالفین اہلسنت اور بالخصوص مدرسہ دیوبند نے تحریک پاکستان کی شدید مخالفت کی اور کانگریس کا ساتھ دیا۔

تقسیم ہند اور قیام پاکستان کی اساس صرف اور صرف اسلام تھی تحریک پاکستان کا مرکزی نعرہ ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' تھا لیکن قائداعظم محمد علی جناح کے بعد بد باطن حکمرانوں نے ہمیشہ اسلام کو پس پشت ڈالے رکھا اور پرویز حکومت نے تو کھل کر قادیانیت، کفر والحاد، عریانی وفحاشی اور سیکولرازم کی ترویج کی۔ پرویز حکومت کے اسلام شکن اقدامات میں بھی اہلسنت مخالفین بظاہر حزب اختلاف کا کردار ظاہر کرتے رہے لیکن اندر خانہ حکومت کی بی ٹیم کا کردار ادا کرتے رہے اور اہلسنت بھی انتشار وافتراق کی وجہ سے کوئی قابل ذکر کردار ادا نہ کر سکے جس کے نتیجے میں سیکولرازم، بدعقیدگی، کفر والحاد، بدعملی وتباہ کن عریانی وفحاشی نے اسلام کے نام پر بننے والی مملکت خداداد پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ علاوہ ازیں وطن عزیز میں غیر ملکی مداخلت، کمر توڑ مہنگائی، غیر ملکی قرضوں کی بھرمار، عدلیہ جیسے اہم ترین اداروں کی ٹوٹ پھوٹ اور متعدد علاقوں میں فوج اور عوام کے مابین محاذ آرائی، اور خود کش حملے ودھماکے اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اور ملکی سلامتی کیلئے خطرناک نتائج کے واضح آثار ہیں۔ لہذا اسلامیان پاکستان کو فوراً رجوع الی اللہ کر کے اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔

اندریں حالات پاکستان بنانے والے سنی علماء ومشائخ کے جانشینوں پر سب سے زیادہ فرض عائد ہوتے ہیں کہ وہ اپنی انا اور معمولی مفادات کی قربانی دے کر متحد ہوں اور اسلام مسلک اہلسنت اور پاکستان کو بچانے اور وطن عزیز کو نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بنانے کیلئے فیصلہ کن کردار ادا فرمائیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین!!!

marfat.com

حمد باری تعالیٰ

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے ورا حد تعین سے تری ذات قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حُسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

نعت رسول مقبول ﷺ

اے صبا مصطفیٰ سے جا کہنا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
سبز گنبد کی ان بہاروں کو دل ہمارے سلام کہتے ہیں

آپ کی فکر سے چراغاں ہے آپ کا پیار غم کا درماں ہے
خارزاروں پہ آپ کا کرم پھول سارے سلام کہتے ہیں

سبز گنبد کا آنکھ میں منظر اور تصور میں آپ کا منبر
سامنے جالیاں ہیں روضے کی دل ہمارے سلام کہتے ہیں

ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
حاجیو! مصطفیٰ سے کہہ دینا بے سہارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضورؐ کے گیسو بھینی بھینی مہکتی وہ خوشبو
جن سے معمور ہے فضا ہر سو وہ نظارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں

زائر طیبہ! تو مدینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا
آپ کی گرد راہ کو آقا دل ہمارے سلام کہتے ہیں

اے خدا کے حبیب پیارے رسول یہ ہمارا سلام کیجئے قبول
آج محفل میں جتنے حاضر ہیں مل کے سارے سلام

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

قرآن مجید کے غلط ترجمے

پیشوائے اہلسنّت پیر محمد افضل قادری

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد وعلی الہ و صحبہ اجمعین.

قرآن مجید، شریعت اسلامیہ کی اساس ہے اور اللہ تعالیٰ کا امت مسلمہ پر خاص احسان ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود قرآن مجید کا اصل متن مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے جبکہ دیگر تمام سماوی کتب توریت زبور انجیل اور دیگر صحائف کا اصل متن دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں لیکن یہ صورتحال انتہائی دکھ دہ ہے کہ کئی علماء سوء نے اپنے عقائد فاسدہ کی ترویج کے لیے قرآن مجید کے ایسے غلط ترجمے کیے ہیں جن میں عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونا) کی خلاف ورزی اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی بارگاہ الوہیت و بارگاہ رسالت میں کھلی گستاخیاں، عقیدہ شفاعت کا انکار عقیدہ عصمت انبیاء کی نفی، فضائل انبیاء کا انکار احکام و مسائل شرعیہ میں ردوبدل کا ارتکاب کیا ہے۔

علاوہ ازیں گمراہ فرقوں کے کئی بڑے بڑے اساطین علم وفن نے بوجہ بدعقیدگی نور ایمان ونور علمی کو ضائع کردینے کی وجہ سے بے شمار غلطیاں کی ہیں جن میں سے چند ایک غلطیوں کی نشاندہی ہم اپنے اس مختصر مقالہ میں کر رہے ہیں۔

قارئین سے التماس ہے کہ ان اغلاط کو چیک کریں اور اگر یہ نشاندہی فی الواقع درست ہے تو پھر ان لوگوں سے اور ان کے تراجم اور دیگر لٹریچر سے مکمل پرہیز کریں اور دینی رہنمائی حاصل کرنے کیلئے صرف اور صرف علماء حق اہلسنت جن کے سینے نور ایمان ونور ہدایت سے منور ہیں کے تراجم اور کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن مجید، سورہ نساء، آیت 142 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم.''

غلط ترجمے!

مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ (پرنسپل) مولانا محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں:

''البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا کرے گا۔'' (دیکھئے ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن مطبوعہ سعودی عرب)

جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلی مودودی

marfat.com

ترجمہ کرتے ہیں:

''یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کرتے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔''(دیکھئے تفہیم القرآن مودودی:409)

غیر مقلدین وہابیوں نام نہاد اہل حدیث کے مفسر و محدث علامہ وحید الزمان ترجمہ کرتے ہیں:

''منافق سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور وہ (یہ نہیں جانتے کہ) اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے۔''

فرقہ نیچریہ کے رہنما سر سید احمد خاں لکھتے ہیں:

''بیشک منافق اللہ کو فریب دیتے ہیں اور اللہ ان کو فریب دینے والا ہے۔''(دیکھئے تفسیر القرآن سر سید احمد خاں صفحہ:105)

شیعہ مترجم سید فرمان علی نے بھی اس جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات اقدس کے لیے فریب کا قبیح لفظ استعمال کیا ہے۔

پی ٹی وی پر نشر ہونے والے ترجمہ قرآن میں مولانا فتح محمد جالندھری اس جگہ لکھتے ہیں:

''منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکہ دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکہ دیں گے) وہ انہی کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔''(دیکھئے ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)

تبصرہ:

ان تراجم میں اللہ تبارک و تعالیٰ (جو کہ ہر عیب و نقص سے پاک ہے) کیلئے دغا، فریب، دھوکہ کے الفاظ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کو دغا باز، فریبی اور دھوکہ باز قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی توہین کی گئی ہے اور عقیدہ تنزیہ و تقدیس باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر عیب و نقص سے پاک ہونا) کی کھلی خلاف ورزی کر کے عقیدہ توحید کے خلاف کھلی جارحیت کی گئی ہے۔

عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ:

سورہ احزاب آیت:106 میں ارشاد باری ہے:

''وسجوہ بکرۃ و اصیلا.''

ترجمہ:''اور تم اس کی صبح و شام تسبیح (پاکی) بیان کرو۔''

نیز سورہ حشر آیت نمبر 23 میں ارشاد ہے:

''القدوس.''

ترجمہ:''وہ نہایت پاک ہے۔''

اور سورہ بقرہ آیت نمبر 30 میں ارشاد باری ہے:

''ونحن نسبح بحمدک و نقدس لک.''

ترجمہ:''اور ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔''

اسکے تحت مفسر کبیر حضرت علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''التسبیح تنزیہ ذاتہ عن صفۃ الاجسام والتقدیس تنزیہ افعالہ عن صفۃ الذم ونعت السفہ.''

ترجمہ:''تسبیح یہ ہے کہ اللہ کی ذات کو جسم کی صفات (مثلاً جسم و جسمانی اعضاء، جسمانی عوارض، موت، نیند، اونگھ، سستی، کمزوری، بیماری، باپ ہونا، بیٹا ہونا، بیوی ہونا، میاں ہونا وغیرہا) سے پاک قرار دیا جائے اور تقدیس یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افعال کو ہر بری صفت اور بے وقوفی بداخلاقی و بھولنے کی صفت (جیسا کہ جھوٹ،

marfat.com

ظلم، خیانت، دغا، فریب، دھوکہ، ہنسی و قہقہہ و مذاق، لغو وفضول بات یا کام وغیرہا) سے پاک قرار دیا جائے۔''

حوالہ: ''تفسیر کبیر'' جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 391)

عقیدہ توحید میں اللہ کی ذات و صفات کو شان الوہیت میں یکتا و بے مثل ماننا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی 2 قسمیں ہیں:

نمبر 1:

صفات ایجابیہ یعنی وہ صفات جو ذات باری میں موجود ہیں اور وہ آٹھ ہیں: زندہ ہونا، علم، ارادہ، قدرت، سننا، دیکھنا اور تکوین (اشیاء کو عدم سے وجود میں لانا) اور کلام۔

نمبر 2:

صفات سلبیہ تنزیہہ یہ وہ صفات ہیں جن کا نہ پایا جانا ضروری ہے: جیسا کہ مخلوق ہونا، موت، مرض، نیند، اونگھ، باپ ہونا، بیٹا ہونا، بیوی ہونا، میاں ہونا، زبان و مکان سے مقید ہونا، کسی جہت میں ہونا، جھوٹ بولنا، ظلم کرنا، خیانت کرنا، دھوکہ کرنے، دغا بازی، فریب کرنا، مذاق کرنا، قہقہہ لگانا وغیرہا۔

اللہ تعالیٰ کو ان عیوب و نقائص سے پاک ماننا ضروری ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو عیوب و نقائص سے پاک نہ مانے وہ موحد نہیں ہو گا۔

عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کی اہمیت وفضیلت:

اللہ تعالیٰ کو عیب و نقص سے پاک قرار دینا اس قدر اہم ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد

''سبحانک اللھم....'

ترجمہ: ''اے اللہ تو ہر نقص و عیب سے پاک ہے

-------''

سے نماز کا آغاز ہوتا ہے۔

صحیح بخاری میں امام بخاری جو حدیث سب سے آخر میں لائے وہ حدیث مبارک اسی عقیدہ کی فضیلت واہمیت بیان کر رہی ہے۔ امام بخاری روایت فرماتے ہیں:

''عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقلیتان علی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم.''

ترجمہ: ''دو کلمے رحمٰن کو بہت ہی زیادہ پیارے ہیں زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو پر بہت وزنی ہیں (اور وہ یہ ہیں):

''سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم''

ترجمہ: ''ہر عیب و نقص سے اللہ کی پاکی ہے اور اس کی حمد کے ساتھ ہر عیب و نقص سے اللہ کی پاکی ہے جو بہت بزرگی والا ہے۔''

ان ترجموں میں دوسری غلطی:

یہ ہے کہ زیادہ تر مترجمین نے ترجمہ کیا ہے کہ منافق اللہ تعالیٰ سے دغا بازی (یا دھوکہ یا فریب یا چالبازی) کرتے ہیں جبکہ یہ بھی درست نہیں کیونکہ دھوکہ کی تعریف یہ ہے کہ بری نیت سے دل کی بات چھپانا اور ظاہر کچھ اور کرنا جبکہ اللہ علیم بذات الصدور ہے اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا ممکن نہیں۔

لہٰذا قرآن مجید کے ایسے مقامات پر غلط اور نامناسب معنی سے کسی اور درست اور مناسب معنی کی طرف تاویل کرنا مترجم کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

marfat.com

درست ترجمہ:

چنانچہ اس مقام پر امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے علم غیب اور عقیدہ تنزیہ باری کو بھی ملحوظ رکھتے ہوئے یوں ترجمہ کیا:

"ان المنافقین یخادعون اللّٰہ وھو خادعھم."

ترجمہ: "بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا۔"

یعنی اللہ تعالیٰ منافقین کو توبہ کی توفیق عطا نہیں فرماتے اور حالت غفلت میں ان پر موت لاتے ہیں۔ یہ معنی اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور پہلے حصے کا مفہوم یہ ہے کہ منافقوں کا گمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دے سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بے خبری اور لاعلمی میں رکھ کر کوئی کام کرنا ممکن نہیں ہے۔

بقیہ: نیک عورت کا اخروی مقام اور اسلام کی نظر میں اسکا احترام

فحش کلامی بیہودگی سے شریعت نے منع کیا فیشن نے ان کے کرنے کا سبق سکھایا۔ عورتوں کو غیر محرم مردوں کے میل جول سے شریعت نے منع کیا فیشن نے کہا کہ اس کے بغیر زندگی کا مزہ ہی نہیں۔

مرد و عورت کو ناخن کٹانے کا حکم شریعت نے دیا، دیا جبکہ ناخن بڑھانا فیشن ہے۔ بازاروں اور گلیوں میں چلانا اور بلند آواز سے قہقہے لگانے سے شریعت نے منع کیا اور فیشن میں ایسا کام کیا جاتا ہے۔

شریعت نے کہا اے عورت سر ڈھانپ کر رکھ فیشن نے کہا کہ سر ننگا رکھ۔ شریعت نے کہا اے عورت گریبان نہ کھول فیشن نے کہا جتنا زیادہ گریبان کھولے گی اتنا ہی زیادہ تیرے حسن میں نکھار آئے گا۔ شریعت نے کہا اے عورت بازو ننگے نہ کر فیشن نے کہا جب تک بازو ننگے کر کر بازاروں میں نہیں پھرے گی تیرے اندرونی جسم کی خوبصورتی سے لوگ کیسے واقف ہوں گے۔

شریعت نے مرد کو سونے کے استعمال سے منع کیا لیکن فیشن نے کہا سونے کی انگوٹھی پہنو اس میں تمہاری خوبصورتی ہے باریک کپڑے جن سے جسم ننگا ہو شریعت نے عورت کو منع کیا لیکن فیشن نے انہیں زیادہ پسند کیا۔

یہ تو چند مثالیں بطور نمونہ تھیں ورنہ اکثر طور پر کئے جانے والے کام جو فیشن کے مطابق ہیں شریعت کے خلاف ہیں ہاں البتہ بہت تھوڑے کام شریعت کے مخالف نہیں جیسے سوٹ کا رنگ ملا لیا یا مرد نے شیروانی واسکٹ قراقلی ٹوپی پہن لی، بازار امیں آنے والا نئے ڈیزائن کا کوئی کپڑا لے لیا جس کی شریعت میں ممانعت نہیں، اس قسم کے چند کام فیشن کے مطابق ہونے کے باوجود شریعت میں بھی جائز ہیں۔ لہذا ہر مسلمان مرد و عورت کو دین کی حدود کے اندر رہنا چاہئے اور دین کی حدود کے اندر رہ کر آپ کوئی بھی نئی چیز اختیار کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے! آمین!

---

marfat.com

درس حدیث

قربانی اور اسکے مسائل

تحریر: استاذ العلماء، پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"وعن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يارسول الله! ماهذه الاضاحى؟ قال: سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام. قالوا: فما لنا فيها يا رسول الله؟ قال: بكل شعرة حسنة. قالوا: فالصوف يارسول الله؟ قال: بكل شعرة من الصوف حسنة.

حوالہ: "سنن ابن ماجه" كتاب الاضاحى، باب ثواب الاضحية، حديث نمبر 3118۔

ترجمہ: "حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے عوض نیکی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اون؟ تو آپ نے فرمایا: اون کے ہر بال کے عوض نیکی۔

اضحیہ (قربانی) کیا ہے؟

سنت ابراہیمی میں اللہ تعالیٰ سے ثواب پانے کی نیت سے دس، گیارہ اور بارہ ذوالحج کی تاریخوں میں مخصوص جانور (اونٹ، گائے، بھینس، بکرا، دنبہ، بھیڑ) ذبح کرنا، قربانی کرنا ہے۔

قربانی کے فضائل

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دل کی خوشی سے اور ثواب پانے کی نیت سے قربانی کرے تو قربانی اس شخص کے لیے آگ سے رکاوٹ بن جائے گی۔"

ایک حدیث میں فرمایا: "قربانی کے جانوروں کو خوب پالو! کہ وہ پل صراط پر تمہارے لیے سواری ہوں گے۔"

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

"قیامت کے روز قربانی ایک خوبصورت جانور کی شکل میں قبر پر کھڑی ہوگی اور قربانی دینے والے کو اپنے اوپر سوار کرکے عرش معلیٰ کے سایہ تلے پہنچائے گی۔"

قربانی کا وجوب واھمیت

امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قربانی واجب ہے کیونکہ قرآن مجید میں "وانحر" یعنی قربانی کیجئے! صیغہ امر کے ساتھ قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نیز ارشاد نبوی ہے: "جسے گنجائش ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا، اور قربانی کرتے رہے۔ ایک اور حدیث ہے:

"نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے دو

marfat.com

بکرے جو کہ خصی، چتکبرے اور سینگ والے تھے، ذبح فرمائے۔ ایک بکرا اپنی طرف سے ذبح فرمایا اور دوسرا اپنی امت کی جانب سے۔'' ایک روایت میں ہے کہ

امیر المومنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے عید الاضحیٰ کے روز دو بکرے ذبح فرمائے، تو کسی مسلمان کے پوچھنے پر فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ لہذا میں حضور ﷺ کی طرف سے قربانی کر رہا ہوں۔''

قربانی کس پر واجب ہے؟

جس مرد یا عورت میں یہ شرائط پائی جائیں اس پر قربانی واجب ہے: مسلمان ہونا، عاقل ہونا، بالغ ہونا، مقیم ہونا، یعنی 57 میل اور 4 فرلانگ (تقریباً 92 کلومیٹر) مسافت کے سفر میں نہ ہونا، حاجت اصلیہ (یعنی ضرورت کی چیزیں مثلاً مکان، لباس، استعمال کے برتن، سواری، اوزار وغیرہ) کے علاوہ ساڑھے 52 تولے چاندی کی قیمت کی نقدی یا سامان تجارت یا کسی اور نصاب کا مالک ہونا۔

قربانی کیوں واجب کی گئی؟

قربانی کو واجب کرنے کی اہم حکمت یہ ہے کہ جد الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی مثالی سیرت طیبہ جو کہ ایثار و قربانی اور جہاد سے عبارت ہے، کی یاد تازہ کر کے آپ کی اتباع کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے ظاہر ہے۔

قربانی کا طریقہ

بہتر یہ ہے کہ خود ذبح کرے اگر خود نہ جانتا ہو تو کسی صحیح العقیدہ، سنی مسلمان کو اپنی طرف سے ذبح کرنے کیلئے کہے۔ اور بوقت ذبح خود موجود رہنا زیادہ بہتر ہے۔ ذبح کرنے والے کیلئے تکبیر ذبح '' بسم اللہ، اللہ اکبر '' کہنا لازم ہے اور یہ کلمات کہنا مسنون ہے:

''اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ، بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ.

قربانی کے اہم مسائل

مسئلہ : اونٹ کیلئے پانچ سال، گائے بھینس کے لیے دو سال، بکری کیلئے ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔ اگر عمر اس سے ایک دن بھی کم ہو تو قربانی جائز نہیں ہو گی۔ بھیڑ بھی ایک سال کی ہونی چاہئے، لیکن اس میں یہ تخفیف فرما دی گئی کہ چھ ماہ سے زیادہ عمر کی بھیڑ (بشرطیکہ اتنی صحتمند اور موٹی ہو کہ دیکھنے میں ایک سال کی محسوس ہوتی ہو۔) کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ : اندھے، کانے، لنگڑے، نہایت لاغر، ایک تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹے، جس کا سینگ جڑ سے مع گودے کے ٹوٹ گیا ہو، جو جانور گندگی کھاتا ہو اور اسکے جسم سے بدبو آتی ہو، جسکے نصف یا زیادہ تھن سوکھ چکے ہوں، جسکے زیادہ دانت نہ ہوں اور ناک کٹے کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ : گائے، بھینس اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ چاہے سب قربانی کرنے والے ہوں اور چاہے بعض قربانی کرنے والے اور بعض عقیقہ کرنے والے۔ لیکن کسی ایسے شخص کو شامل نہ کیا جائے جو بدمذہب یعنی مرزائی، وہابی، شیعہ وغیرہ ہو، یا محض گوشت کیلئے حصہ ڈال رہا ہو۔ ورنہ کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی۔

مسئلہ : جس پر قربانی واجب ہو، اسے پہلے اپنی واجب قربانی ادا کرنی چاہئے، پھر اگر مزید توفیق ہو تو نفلی قربانیاں کرے۔ حضور نبی اکرم ﷺ ایک قربانی اپنی طرف سے اور ایک اپنی امت کی طرف سے کرتے تھے۔

marfat.com

اگر توفیق ہو تو اپنا واجب ادا کرنے کے بعد آقائے نعمت حضور نبی اکرم ﷺ اور اپنے بزرگوں بالخصوص والدین کو ایصال ثواب کیلئے قربانی کرے۔

مسئلہ: یہ جو مشہور ہے کہ گھر میں ایک آدمی قربانی کردے تو سب کا واجب ادا ہو جاتا ہے، غلط ہے۔ گھر میں جتنے مردوں یا عورتوں میں قربانی کے واجب ہونے کی شرطیں پائی جائیں، ان سب کو اپنی اپنی طرف سے علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: قربانی حج کی طرح عمر میں صرف ایک بار واجب نہیں ہے، بلکہ ہر سال قربانی واجب ہے۔

قربانی کی کھالیں

قربانی کی کھال کو باقی رکھتے ہوئے مصلی، مشکیزہ یا ڈول وغیرہ بنا کر خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور کسی کار خیر میں بھی دے سکتا ہے۔ لیکن قربانی کی کھال کو بیچ دینے کی صورت میں اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ سکول، نالی، قبرستان، یا مسجد میں اسے خرچ نہ کیا جائے۔ ایسے ہی قربانی کی کھال قصاب کو معاوضے میں نہ دے اور نہ ہی امام مسجد کو امامت کے صلہ میں دے۔ البتہ اگر امام مسجد ضرورت مند ہو تو اس بناء پر دے سکتا ہے۔

نوٹ: یاد رہے اس پر فتن دور میں چرم قربانی، زکوۃ وصدقات کا بہترین مصرف دینی مدارس کے طلبہ ہیں۔ اس میں دوہرا ثواب ہے، ایک صدقہ جاریہ کا اور دوسرا دین مصطفیٰ ﷺ کی خدمت اور اشاعت وترویج کا۔

قربانی اور پرویزی فتنہ

منکرین حدیث اور یہودیوں کے ایجنٹ غلام احمد پرویز کے پیروکار اور کمیونسٹ قسم کے لوگ جو کہ غیر محسوس طریقے سے اسلام کو مسخ کر رہے ہیں اور اسی ضمن میں یہ لوگ قربانی کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ کی اس سنت متواترہ کے خلاف کہتے ہیں کہ قربانی صرف حج میں واجب ہے، حاجیوں کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو قربانی نہیں کرنی چاہئے، یہ پیسہ کسی مفید مقصد میں خرچ کرنا چاہئے۔ نیز یہ کہ قربانی سے ہر سال لاکھوں مویشیوں میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد صرف ایک حج کیا ہے، لیکن آپ ہر سال قربانیاں فرماتے تھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ قربانی حاجیوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی مشروع ہے۔ رہا پرویزیوں کا یہ شیطانی وسوسہ کہ قربانی کا پیسہ کسی اور مفید کام میں خرچ کرنا چاہئے۔ اگر پرویزیوں کی یہ بات مان لی جائے تو کل فریضہ حج کے بارے میں کہیں گے کہ حج پر خرچ ہونے والا کھربوں روپیہ کسی اور مفید کام پر خرچ کرنا چاہئے۔ اور اس طرح ایک ایک کر کے تمام شعائر اسلام کو مٹانے کا راستہ ہموار کریں گے۔ لیکن میں عرض کروں گا کہ قربانی پر خرچ ہونے والا پیسہ ضیاع نہیں، بلکہ بہترین عبادت ہے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے ثابت ہے کہ قربانی کے ہر بال کے بدلے نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ ظاہر ہے یہ ثواب کہیں اور پیسہ خرچ کرنے سے تو نہیں ملے گا۔ پھر قربانی کے گوشت سے مسلمانوں کا فائدہ اٹھانا اور چرم قربانی سے لاکھوں تعلیمی، رفاہی اداروں میں مستحقین کی ضرورتوں کا پورا ہونا اور دیگر دینی ومالی فوائد اس پر مستزاد ہیں۔

پرویزیوں کا یہ شیطانی وسوسہ کہ قربانی سے مویشیوں میں کمی آتی ہے درست نہیں، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن جانوروں کی قربانی نہیں کی جاتی، وہ جانور کم ہیں۔ لیکن قربانی والے جانوروں کی ہمیشہ بہتات رہتی ہے۔ دراصل جب یہ جانور اللہ کی محبت میں اللہ کے نام پر قربانی کر دیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان مویشیوں میں بے پناہ برکت ڈال دیتے ہیں۔

marfat.com

اصلاح وتربیت اور اسکے احکام

محی الدین والسنہ سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والوں کا ذکر کیا ہے۔اور انکی تعریف اس طرح فرمائی ہے:

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر و تؤمنون باللّٰہ."

ترجمہ: "تم لوگوں کی ہدایت کے لیے بہترین گروہ بنا کر بھیجے گئے ہو۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

ایک اور آیت میں اس طرح فرمایا گیا:

"والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر."

ترجمہ: "مومن مرد اور مومن عورتیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔"

ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "تم قطعاً بھلائی کا حکم دو اور بری باتوں کی ممانعت کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے نیکوں پر تمہارے بروں کو ضرور مسلط کردے گا۔ پھر نیک لوگ دعا کریں گے، مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔"

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اچھی باتوں کا حکم دو اور بری باتوں سے روکو! قبل ازیں کہ تمہارے نیک لوگوں کی دعائیں قبول نہ ہوں اور تم استغفار کرو مگر تمہیں معاف نہ کیا جائے۔ خوب سمجھ لو! کہ اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا نہ رزق کو دور کرتا ہے، نہ عمر کی مدت کو کم کرتا ہے۔ خوب سن لو! کہ یہودی علماء اور عیسائی عابدوں نے نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا جب ترک کردیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پیغمبروں کی زبان سے ان پر لعنت بھیجی اور سب کو مصیبت میں ڈال دیا۔"

ہر مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ پر جو معروف اور منکر سے واقف ہو، لازم ہے کہ لوگوں کو اچھی اور نیک باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے اگر منع کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور ایسا کرنے سے کوئی ایسا بگاڑ اور فساد پیدا نہ ہو، جس سے اسے اس کے مال یا اس کے اہل وعیال

کو کوئی نقصان پہنچے۔ ان احکام کے پہنچانے کے لیے کوئی تخصیص نہیں، حاکم ہو یا عالم، خلیفہ (حاکم وقت) ہو یا عام رعیت کا کوئی فرد ہو۔ ہم نے بدی کے ساتھ علم اور اس سے قطعی طور پر آگاہی کی جو شرط لگائی ہے، اس کی بنیاد یہ ہے کہ بغیر علم گناہ میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے کہ بدی سے منع کرنے والا محفوظ نہیں کہ اس نے جو گمان کیا ہے، ممکن ہے کہ حقیقت اسکے خلاف ہو۔ ارشاد باری ہے:

ترجمہ: ''مسلمانو! بہت بد گمانی کرنے سے بچو! بے شک بعض بد گمانی گناہ ہے۔''

پردہ دری

کسی پر جو بات پوشیدہ ہے اس کا اظہار اس پر واجب نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''لاتجسسوا.''

ترجمہ: ''ٹوہ میں مت رہا کرو!۔''

بدی سے روکنے والے کا فرض ہے کہ جو بدی ظاہر میں ہو صرف اسی کو دور کرے اور اسے ترک کرنے کی تلقین کرے۔ جو بدی پوشیدہ ہے اسے پردے ہی میں رہنے دے۔

منع کرنے پر قدرت

نیکی کا حکم کرنے کیلئے طاقت کی شرط اس لیے لگائی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اگر کسی قوم میں کوئی شخص گناہ کر رہا ہے اور لوگ اس کو بدلنے کی قدرت رکھتے ہوں اور اس کو نہ بدلیں (نہ روکیں) تو اللہ کی طرف سے توبہ کرنے سے پہلے ہی عذاب نازل ہو جاتا ہے۔''

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے قدرت وطاقت کی قید (شرط) لگائی ہے اور قدرت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب نیک لوگوں (اہل اصلاح) کا غلبہ ہو، حاکم عادل ہو اور اہل خیر کی مدد بھی حاصل ہو۔ لیکن ایسی حالت میں جب کہ جان کا خطرہ ہو یا مال کا ضرر ہو تو باز داشت واجب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ولاتلقوا بأيديكم الى التهلكة.''

ترجمہ: ''اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

دوسری آیت میں ہے:

''ولاتقتلوا انفسكم.''

ترجمہ: ''خودکشی نہ کرو۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اپنے آپ کو بے عزت کرنا مومن کیلئے زیبا نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کوئی خود اپنے کو کیسے بے عزت کرتا ہے؟ فرمایا: ایسی بات کے درپے نہ ہو جسکی اسکو طاقت نہ ہو''

حضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: ''جب تم ایسی بات دیکھو جس کے بدلنے پر تم قادر نہ ہو تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اسے بدل دے، کیونکہ وہی اسے بدل سکتا ہے۔''

پس جب کسی پر یہ ثابت ہو جائے کہ منع کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو اس پر منع کرنا واجب نہیں۔ خوف کے غالب ہونے پر یہ سوچنا کہ منع کرنا جائز ہے یا نہیں تو ہمارے نزدیک صاحب غنیۃ الطالبین اپنی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ منع کرنا جائز ہے، بلکہ اگر مانع اولوالعزم اور صابر ہے تو اور اچھا ہے کہ اس صورت میں منع کرنا جہاد

marfat.com

کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کے قصے میں فرمایا:

"وأمر بالمعروف وانه عن المنكر واصبر على مااصابك."

ترجمہ: "اچھائی کا حکم دو، بری بات سے روکو، اور جو کچھ تم کو دکھ پہنچے اس پر صبر کرو۔"

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا:

ترجمہ: "اے ابوہریرہ! نیکی کا حکم کرو! اور بدی سے بازرکھو! اور جو مصیبت آئے اس پر صبر کرو!۔"

جابر حاکم کے سامنے یا کلمہ کفر کے غلبہ کے وقت ایمان کا کلمہ زبان پر لانا، روا ہے۔ ان دونوں مقامات پر اظہار حق کرنے پر فقہا کا اتفاق ہے۔ اختلاف کے مواقع اس سے الگ ہیں۔

منع کرنے والوں کے گروہ

امرِ منکر سے روکنے والے تین قسم کے ہوتے ہیں، (یعنی یہ تین گروہ ہیں):

(۱) بادشاہ اور حاکم جو منع کرنے کی طاقت اور قدرت رکھتے ہیں۔

(۲) زبان سے منع کرنے والے یہ علماء ہیں۔

(۳) دل سے براجاننے والے، یہ عام لوگ ہیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "اگر تم میں سے کوئی شخص خلاف شرع بات دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، ایسا نہ کرسکے تو زبان سے اس کو روکے اور اگر ایسا بھی نہ کرسکے تو دل سے اسے براجانے، یہ ضعیف ترین ایمان (ایمان کا کمزور ترین پہلو) ہے۔"

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ "اگر کوئی شخص کوئی امر ممنوع دیکھے اور اس کو روکنے (منع) کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین مرتبہ کہے: الٰہی! بلاشبہ یہ برا کام ہے۔ اگر ایسا کہہ دے گا تو اسے ثواب ملے گا۔

اگر اس بات کا گمان غالب ہے کہ منع کرنے سے بھی برائی دور نہ ہو گی اور برائی کرنے والا اس پر جما رہے گا، تو ایسی صورت میں اسے منع کرنا چاہئے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دو قول مروی ہیں:

ایک سے وجوب ثابت ہے۔ کیوں کہ ممکن ہے منع کرنے سے وہ باز آجائے، اس کے دل میں نرمی پیدا ہو جائے، اس کو اللہ کی طرف سے توفیق مل جائے، منع کرنے والے کی سچائی کی برکت سے اس کو ہدایت مل جائے اور وہ اپنے برے عمل سے باز آئے۔ پس گمان منع کرنے کی راہ میں حائل نہیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب تک اس بات کا یقین کامل نہ ہو کہ منع کرنے سے برائی دور ہو جائے گی اس وقت تک منع کرنا، واجب نہیں۔ کیونکہ روکنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ برائی دور ہو جائے، پس اگر قوی گمان ہے کہ برائی دور نہ ہو گی، تو ترک نصیحت اولیٰ ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شرائط

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی 5 شرائط ہیں:

(۱) جس نیکی کا حکم کرتا ہے اور جس بدی سے روکتا ہے، اس کے متعلق جانتا ہو۔

(۲) اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے، دین کو قوی

marfat.com

کرنے اور اللہ کا بول بالا کرنے کیلئے ہو، دکھاوے، شہرت اور اپنے نفس کی بے جا تعریف مقصود نہ ہو۔ اگر منع کرنیوالا سچا اور مخلص ہو گا تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد ہو گی، توفیق خداوندی شامل حال ہو گی۔ ارشاد باری ہے:

ترجمہ: ''اگر تم اللہ کے دین کی حمایت کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جمادیگا۔''

پھر ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ پرہیز گاروں اور احسان کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔''

لہذا جب تم شرک سے بچو گے اور اس سے باز رکھنے میں لوگوں کا دکھاوا چھوڑ دو گے اور اخلاص کے ساتھ عمل کرو گے تو تم کو کامیابی حاصل ہو گی۔ اس کے برعکس کیا تو بے عزتی، رسوائی، جگ ہنسائی اور برائی تو اپنے حال پر باقی رہے گی، بلکہ اس میں برابر اضافہ ہوتا رہے گا، اس کا غلبہ ہو گا اور اہل معاصی اس کی طرف دوڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخالفت، نافرمانی، ممنوعات کے ارتکاب پر جن وانس کے شیاطین اتفاق کریں گے۔

(۳) امر و نہی نرمی اور محبت کے ساتھ ہو، بد خلقی اور سختی کے ساتھ نہ ہو۔ تا کہ نیک مقصد حاصل ہو اور برائی کرنے والے کو شیطان کے چنگل سے آزادی حاصل ہو، جو رب کی نافرمانی کو اس کی نظر میں آراستہ کرکے لایا اور برائی کرنے والے کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اس سے شیطان کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس گناہگار کو تباہ کردے اور دوزخ میں پہنچادے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"انما یدعوا حزبه لیکونوا من اصحاب السعیر."

ترجمہ: ''شیطان اپنے گروہ والوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ دوزخی ہو جائیں۔''

اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو خطاب کرکے فرماتا ہے:

"فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك."

ترجمہ: ''اللہ کی کتنی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم دل ہیں اور اگر آپ بد خلق اور سخت دل ہوتے تو یقیناً یہ لوگ آپ کے گردوپیش سے پراگندہ ہو جاتے۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو پیغمبر بنا کر فرعون کے پاس بھیجا تو فرمایا:

"فقولا له قولا لينا لعله يتذكر او يخشى."

ترجمہ: ''اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرے یا (اللہ کی نافرمانی سے) ڈر جائے۔''

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: ''جب تک کسی میں یہ تین باتیں نہ ہوں اس کے لیے زیبا نہیں کہ اچھائی کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔ وہ تین خصلتیں یہ ہیں: جس بات کا حکم کرے خود اس کا عامل ہو، جس بری بات سے منع کرے اس سے اچھی طرح واقف ہو اور جو کچھ کہے نرمی اور شفقت کے ساتھ کہے۔

(۴) وہ صابر ہو، بردبار ہو، قوت برداشت کا مالک ہو، متواضع، خوش خلق اور نرم مزاج ہو، اپنی نفسانی خواہشات پر قابو رکھتا ہو، طبیب ہو تا کہ بیمار کا علاج کر سکے، دانشمند ہو تا کہ اس کی دیوانگی دور کر سکے، پیشوا اور رہنما ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وجعلنا منهم ائمة يهدون بأمرنا."

marfat.com

ترجمہ: ''ہم نے ایک جماعت بنالی جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتی ہے۔''

جب انہوں نے اپنی قوم کو اذیتوں کے برداشت کرنے پر اللہ کے دین کی نصرت اور اس کے غلبہ اور اس پر قائم رہنے کی خاطر صبر کیا تو اللہ نے انکو رہنما، ہدایت کرنے والے، دین کے حکیم اور مومنوں کا سردار بنایا۔

حضرت لقمان کے قصے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اچھے کام کا حکم دے، بری بات سے روک، جو کچھ تجھے (اس کے بدلہ میں) دکھ پہنچے اس پر صبر کر! یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔''

(۵) جس نیک کام کی تلقین کرے، خود بھی اس پر کاربند ہو اور جن منہیات (ممنوعات) سے دوسروں کو روکے، خود بھی ان سے بچے تاکہ دوسرے لوگ اپنے فعل کے لیے اسے دلیل نہ بنائیں اور وہ اللہ کے نزدیک ذلیل اور قابل ملامت نہ ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلاتعقلون.''

ترجمہ: ''تم دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب (الٰہی) پڑھتے ہو کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے؟''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''میں نے شب معراج میں کچھ لوگ دیکھے، جن کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے میں نے جبریل سے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا: یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں، جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے تھے مگر اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔ حالانکہ وہ کتاب (الٰہی) پڑھتے تھے۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تورات میں آیا ہے کہ ''اے آدم کے بیٹے! تو مجھے یاد دلاتا ہے اور خود کو بھول جاتا ہے، دوسروں کو میری طرف بلاتا ہے اور خود مجھ سے بھاگتا ہے۔ تیرا یہ ڈرانا بے کار ہے۔'' اس آخری فقرے سے مراد یہ ہے کہ جو دوسروں کو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور بری بات سے روکتا ہے مگر اپنی ذات کو چھوڑ دیتا ہے، اس کا یہ نصیحت کرنا بیکار ہے۔ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے، اسے خوب جانتا ہے۔

امر ونہی تنہائی میں کرنا بہتر ہے

اگر ممکن ہو تو امر و نہی تنہائی میں کرے کیوں کہ تنہائی میں نصیحت کا دل پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور آدمی بری باتوں سے بچ جاتا ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کو علیحدگی میں نصیحت کرتا ہے وہ اسے سنوارتا ہے اور جو لوگوں کے سامنے نصیحت کرتا ہے وہ گویا اس کا عیب بیان کرتا ہے۔

اگر علیحدگی میں نصیحت کرنے کا اثر نہ ہو تو ایسے شخص کو کھلم کھلا نصیحت کرنا چاہئے اور اس سلسلہ میں دوسرے لوگوں سے بھی مدد لے۔ اگر یہ صورت بھی کارگر نہ ہو تو پھر حکومت کے آدمیوں سے مدد لے۔ بہرحال غیر مشروع کاموں سے منع کرنے کا کام کسی طرح نہ چھوڑے۔ جس قوم نے یہ روک ٹوک ختم کردی اور اس کی طرف سے غافل ہو گئی، اللہ نے اس کی مذمت

marfat.com

کی ہے۔ فرمایا ہے:

"لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ماکانوا یفعلون."

ترجمہ: "جو لوگ برے کام کرتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے، وہ بہت ہی برا کام کرتے تھے۔"

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا ہے:

"لو لاینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم لاثم واکلھم السحت لبئس ماکانوا یصنعون."

ترجمہ: "درویشوں اور عالموں نے لوگوں کو جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کیا؟ ان کا ایسا کرنا بہت ہی برا، اور قبیح تھا۔"

یعنی علماء، مشائخ اور واعظوں نے ان کو بے حیائی کی باتیں کہنے حرام کھانے اور گناہ کے کام کرنے سے کیوں نہیں روکا؟

روایت ہے کہ: "اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ میں تمہاری قوم میں سے چالیس ہزار نیکوں اور ساٹھ ہزار بدی کرنے والوں کو ہلاک کروں گا۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے عرض کیا: برے تو خیر اپنے کیے کی سزا پاتے ہیں، لیکن نیکوں کو ہلاک کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس لیے کہ وہ میری ناراضگی پر ناراض نہیں ہوئے اور بدوں کے ساتھ کھانے پینے میں برابر کے شریک رہے۔"

آداب پر عمل کا فائدہ

ہر مومن پر واجب ہے کہ بہرحال آداب مذکورہ پر عمل کرے اور ترک نہ کرے۔ مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ترجمہ: "پہلے باادب ہو جاؤ پھر علم حاصل کرو!"

ابو عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"ادب پہلے..... علم بعد میں۔"

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب مجھ سے بیان کیا جاتا ہے کہ فلاں عالم کو تمام اگلوں اور پچھلوں کے بارے میں علم ہے تو مجھے اس سے ملاقات نہ ہونے کا افسوس نہیں ہوتا، لیکن اگر مجھے معلوم ہو کہ فلاں شخص کو ادب نفس حاصل ہے تو مجھے اس سے ملنے کی آرزو ہوتی ہے اور ملاقات نہ ہونے کا افسوس۔"

اس موقع پر ایک مثال پیش کی جاتی ہے کہ

ایک شہر ہے جسکے پانچ قلعے ہیں۔ ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا، تیسرا لوہے کا، چوتھا پختہ اینٹوں کا، اور پانچواں کچی اینٹوں کا۔ جب تک حصار والے کچی اینٹوں کے قلعہ کی حفاظت کریں گے تب تک دشمن دوسرے قلعوں کی طرف راغب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اہل قلعہ اس کی حفاظت چھوڑ دیں گے، تب دشمن دوسرے قلعوں کی طمع کرنے لگے گا۔ یہاں تک کہ سارے قلعوں کو ویران کر دے گا۔ یہی مثال ایمان کی ہے اس کے پانچ قلعے ہیں۔ پہلا قلعہ یقین کا ہے، دوسرا اخلاص کا، تیسرا فرائض کا، چوتھا سنن وایمان کا، اور آخری قلعہ حفظ آداب (مستحبات کی پابندی) کا۔ جب بندہ مستحبات (آداب) کی پابندی ترک کر دے گا، تب شیطان سنن وایمان پھر فرائض پھر اخلاص اور پھر یقین پر حملہ کر دے گا۔ لہذا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ وضو، نماز، خرید وفروخت غرض ہر بات میں مستحب (آداب) کا پابند رہے۔

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

دس آدمی فریب خوردہ ہیں!

کہا گیا ہے کہ دس آدمی دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں، یعنی فریب خوردہ ہیں:

☆۔ جسے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے، مگر اس کی عبادت نہیں کرتا۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے مگر وہ مطمئن نہیں ہوتا۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ دنیا فانی ہے اور پھر بھی اسے ہی سب کچھ سمجھتا ہے۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ ورثاء اس کے دشمن ہیں اور پھر انہیں کیلئے دنیا جمع کرنے میں لگا ہوا ہے۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ موت آنے والی ہے لیکن اس کے لیے تیاری نہیں کرتا۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ اس کا آخری ٹھکانہ قبر ہے لیکن اسے آباد نہیں کرتا۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ حاکم (مطلق) اس سے پائی پائی کا حساب لے گا، مگر اپنے حساب درست نہیں رکھتا۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ پل صراط اس کی گزر گاہ ہے، لیکن اپنے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا نہیں کرتا۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ دوزخ بدکاروں کا ٹھکانہ ہے لیکن اس سے بھاگتا نہیں۔

☆۔ جسے یقین ہے کہ جنت نیک لوگوں کی آرام گاہ ہے لیکن اس کے لیے نیک عمل نہیں کرتا۔

(تفسیر روح البیان، جلد اول، صفحہ 42)

باعمل علماء اور امت محمدیہ

باعمل علماء امت محمدیہ کے لیے ان کے والدین سے بھی زیادہ مہربان اور شفیق ہیں، کیونکہ ماں باپ انہیں دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں جبکہ علماء انہیں آخرت کی آگ اور اس کے خطرات سے بچاتے ہیں۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر 14)

تبصرہ: علماء اپنی قوم وملت کا دماغ ہیں، ان کا قول و فعل تعمیر ملت کا سنگ بنیاد ہوتا ہے، لوگ مذہبی معاملات میں علماء کی آنکھوں سے دیکھتے، علماء کے کانوں سے سنتے اور انہی کے دماغ سے سوچتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں علماء کا وجود ضروری قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید، سورہ آل عمران، آیت نمبر 104 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور ہدایت کیلئے ضروری ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلایا کرے اور نیک کاموں کا حکم دے۔''

اور سورہ توبہ، آیت نمبر 122 میں ارشاد ہے:

''ایک جماعت ہونی چاہئے جو دین کے علم کا فہم پیدا کرے۔''

یہی وجہ ہے کہ علماء اسلام کو مسلمانوں میں بہت

marfat.com

بلند اور عظیم الشان مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ وہ نبی ﷺ کے جانشین ہیں، نبی ﷺ بلکہ تمام پیغمبران عظام کا بنیادی منصب معلم اور عالم کا تھا۔

حدیث پاک میں ہے: عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی فضیلت چاند کو تمام ستاروں پر ہے۔

علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کا ورثہ درہم ودنانیر نہیں بلکہ علم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ عالم دین سے مصافحہ کرنا میرے ساتھ مصافحہ کرنا ہے، عالم باعمل کے پیچھے نماز پڑھنا میرے پیچھے نماز پڑھنا ہے اور عالم دین سے ملاقات میرے ساتھ ملاقات کے مترادف ہے۔

ایک اور حدیث پاک میں ہے: دنیا اور اس میں جو کچھ ہے ملعون ہے مگر (چند چیزیں کے اور وہ یہ ہیں):

اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی اطاعت اور عالم دین یا طالب علم۔

آخر میں قرآن پاک، سورہ فاطر کی آیت نمبر 28 پیش خدمت ہے کہ

"اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں"

حدیث پاک میں آیا ہے کہ انسان کے تین باپ ہیں، والد، سسر اور استاد (علماء) اور استاد سب سے بہترین باپ ہے، سب سے زیادہ شفیق، مہربان اور محسن کیونکہ والدین انسان کو بلندیوں سے پستیوں کی طرف اور روحانی دنیا سے مادی دنیا میں کھینچ لاتے ہیں جبکہ استاد ہمیں زمین سے اٹھا کر دوش ثریا کر دیتے ہیں، والد جسم کی پرورش کرتا ہے اور استاد روح کی۔

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر
جس کی صنعت ہے روح انسانی

جس طرح ہر گروہ اور جماعت میں اچھے اور برے افراد کا پایا جانا قدرتی امر ہے۔ اسی طرح علماء کی جماعت میں بھی علماء حق کے ساتھ علماء سوء کا وجود بھی ایک حقیقت ہے۔ ان کا ذکر مناسب جگہ پر آئے گا۔ امت کی یہ ذمہ داری ہے کہ علماء حق اور سوء میں امتیاز کریں اور پھر علماء حق کی حمایت کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں اور علماء سوء سے نفرت کریں اور ان کے شر سے بچیں۔

منافق میں پانچ چیزیں نہیں پائی جاسکتیں!

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

پانچ چیزیں منافق میں نہیں پائی جاسکتیں، دین کی سمجھ، زبان کا تقویٰ، چہرے پر مسکراہٹ، دل میں نور، مسلمانوں کی محبت۔

دنیا کی لذت ختم کرنے والی دو چیزیں

حضرت ابراہیم تیمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی لذت ختم کر دی ہے:

1۔ موت کی یاد نے 2۔ حساب و کتاب کیلئے بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہونے کے تصور نے۔

تبصرہ: قرآن و حدیث کی نصوص اور بزرگانِ دین کے اقوال میں ہمیں بار بار موت کو یاد کرنے اور بارگاہ الٰہی میں جوابدہی کے لیے تیار رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ موت کو یاد کرنے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا تصور جمانے سے دلوں میں خوفِ خدا، آخرت سے لگاؤ، خدمت خلق اور اطاعت خدا اور رسول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور موت کو بھول جانے سے انسان سنگ دل، عیاش، لذت پرست، خود غرض، نافرمان اور دنیا کا پجاری بن جاتا ہے، حدیث پاک میں موت کو "ھاذم اللذات" لذتوں کو توڑنے والی کہا گیا ہے۔

marfat.com

دارالافتاء اہلسنت
قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو!!!

سوال:

بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کے متعلق قرآن مجید و احادیث سے کیا رہنمائی ملتی ہے۔ وسیم ناز، لاہور

جواب:

اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو بارگاہ نبوی میں حاضر ہونے کی تعلیم دی ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہوتا ہے:

☆ ''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ.''

یعنی اگر مسلمان اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو جائیں۔ (1)

اور یاد رہے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہونے کا یہ حکم آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی ویسا ہی مفید ہے جیسا کہ وصال سے قبل تھا۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''وَوَفَاتِیْ خَيْرٌلَّكُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُكُمْ فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدتُّ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَمَارَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اِسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ.'' (2)

ترجمہ: ''اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے، مجھ پر تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے، پس میں اچھے اعمال پر اللہ کی حمد بیان کروں گا اور برے اعمال پر تمہارے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔'' (3)

تو واضح ہو گیا کہ جیسے نبی ﷺ کی حیات ظاہرہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کو بخشوایا جاسکتا تھا ایسے ہی بعد از وصال بھی آپ کی دعا سے ہمارے گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور وصال کے بعد بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ویسا ہی مفید ہے۔

لہذا قیامت تک جو بھی اپنے گناہوں کی معافی لینا چاہتا ہے وہ بارگاہ نبی میں حاضر ہو جائے اور جونہی نبی اکرم ﷺ اس کیلئے دعا فرمائیں گے اسے اپنے مقصد میں کامیابی مل جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد والے مسلمانوں کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ ہمیشہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے رہے ہیں۔ جبکہ منافقین اس سے روکتے ہیں۔

حوالہ 1: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 64.

حوالہ 2: ''مجمع الزوائد'' باب ما يحصل لامته ﷺ من استغفاره بعد وفاته، جلد نمبر 9، صفحہ: 24، القاهره.

حوالہ 3: ''مسند البزار'' عبد الله بن مسعود رضی الله عنه، جز: 5، صفحہ: 308، حدیث نمبر 1925.

marfat.com

اور منافقین کا یہ رد کرنا قرآن نے بھی بیان فرمایا ہے کہ

"واذا قیل لهم تعالوا یستغفرلکم رسول الله لوّوا رؤسهم."

ترجمہ: "اور جب ان (منافقین) سے کہا جائے کہ دربار نبوی میں آؤ! رسول اللہ تمہارے لئے استغفار کریں گے۔ وہ یہ سن کر سر موڑ کے چل دیتے ہیں۔" (4)

تو معلوم ہوا کہ بارگاہ مصطفیٰ میں حاضری سے انکار منافقوں کا وطیرہ ہے اور اور حاضر ہونا مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ اسی لئے اپنے اپنے وقت کے علماء راسخین ہمیشہ حاضری کی خواہش کرتے رہے ہیں اور یہ پکارتے رہے ہیں۔

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

اب کچھ احادیث رسول ملاحظہ فرمائیں:

1۔ امام طبرانی "معجم کبیر" میں روایت کرتے ہیں:

"قال رسول الله ﷺ من زار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی."

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔" (5)

2۔ امام بیہقی نے "سنن کبریٰ" میں، امام دار قطنی نے "سنن" میں، اور امام طبرانی نے "معجم کبیر" میں روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی." (6)

ترجمہ: "جس شخص نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔" (7)

3۔ امام احمد بن حسین نے "شعب الایمان" میں، امام علی بن حسین نے "سنن" میں، امام متقی ہندی نے "کنزالعمال" میں روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"من زار قبری وجبت له شفاعتی." (8)

ترجمہ: "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔" (9)

"فی ایام معلومات" سے کتنے دن مراد ہیں؟؟؟

سوال:

قربانی کے دن کتنے ہیں، دلیل کے ساتھ واضح کر دیں۔ نیز فی ایام معلومات کی تفسیر کیا ہے؟

عبد السبوح، حسن ٹاؤن لاہور

جواب:

عید الضحیٰ پر قربانی کرنے کے دن تین ہیں۔ اور قرآن مجید، پارہ نمبر 17، سورہ حج، آیت نمبر 28 میں انہیں "فی ایام معلومات" فرمایا گیا۔

"فی ایام معلومات" کی تفسیر میں صحابہ رسول حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ترجمہ: "یہ ایام معلومات یوم نحر (دسویں ذوالحج) اور دو دن اس کے بعد ہیں۔"

لہذا حدیث مرفوع سے ثابت ہو کہ قربانی کے دن تین ہیں۔

حوالہ4: "قرآن مجید" پارہ نمبر 28، سورہ منافقین، آیت نمبر 5۔

حوالہ5: "معجم طبرانی کبیر" للامام الطبرانی، مجاہد عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما

حوالہ6: "سنن البیهقی کبری" کتاب الحج، باب زیارۃ قبر النبی ﷺ، جز: 8، صفحہ نمبر 44، حدیث نمبر 10409۔

marfat.com

حج فرض ہونے کی شرائط کیا ہیں؟؟؟

سوال:

وہ شرائط کونسی ہیں جن کے پائے جانے کے بعد بندے پر حج کرنا فرض ہو جاتا ہے؟ مدیحہ الیاس، گجرات

جواب:

ایک مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد، مرد یا عورت میں جب یہ شرائط پائی جائیں تو اس پر حج کرنا فرض ہے:

1. اتنا مال ہو جو اس کی رہائش، کپڑوں، گھر کے سامان اور دیگر ضروریات سے اس قدر زائد ہو کہ بیت اللہ تک جانے کے دوران حج تک وہاں رہنے اور پھر واپس آنے تک تمام اخراجات کیلئے کافی ہو، اور اس کے پاس اس کے علاوہ اتنا مال ہو جس سے اس عرصہ کیلئے اس کے اہل وعیال کا خرچ پورا ہو سکے۔

2. کفار کے ملک میں رہنے کی صورت میں حج فرض ہونے کا علم ہونا۔

3. وہ شخص سالم الاعضاء، اور تندرست ہو۔ معذور، بیمار، مفلوج اور بہت بوڑھے پر حج فرض نہیں۔

4. اگر راستہ میں سلامتی غالب ہو تو اُس پر حج فرض ہے ورنہ نہیں۔

5. اگر اس کے شہر اور مکہ مکرمہ کے درمیان 92 کلو میٹر سے زیادہ ہو تو عورت کیلئے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا اس کا محرم ہو اور محرم کیلئے ضروری ہے کہ وہ آزاد، عاقل، بالغ اور قابل بروسہ ہو۔

6. عورت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس وقت عدتِ وفات یا عدت طلاق نہ گزار رہی ہو۔

شرائط بالا کا حج کے مہینوں شوال، ذیقعد، اور ذوالحج میں موجود ہونا۔

تو جب درج بالا شرائط پائی جائیں تو ایسے شخص پر حج کرا فرض ہو جاتا ہے۔ اور حج فرض ہونے کے بعد جتنا جلدی ممکن ہو یہ فریضہ ادا کر دینا چاہئے۔

تکبیرات تشریق کس پر واجب ہیں؟؟؟

سوال:

تکبیرات تشریق کہنا کس پر واجب ہیں؟ احکام واضح فرمائیں؟ عبدالکریم، میانوالی

جواب:

نویں ذی الحج کی فجر سے تیرہوہ ذوالحج کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت کے ساتھ ادا کی گئی ہو بلند آواز سے ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد'' کہنا تکبیرات تشریق کہلاتا ہے۔ اور یہ ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے۔ اور یہ سلام پھیرنے کے فوراً بعد کہنی چاہئے۔

تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے مقیم کی اقتداء کی ہو اگرچہ وہ اقتداء کرنے والا مسافر ہو، یا گاؤں کا رہنے والا ہو یا عورت۔ اور اگر مسافر، یا گاؤں کا رہنے والا، یا عورت مقیم کی اقتداء نہ کریں تو ان پر تکبیر تشریق کہنا واجب نہیں۔ تکبیر تشریق ان ایام میں جمعہ کے بعد بھی واجب ہے اور نفل و سنت و وتر کے بعد واجب نہیں۔ البتہ نماز عید کے بعد بھی کہی جائے گی۔

حوالہ 7: ''سنن دار قطنی'' کتاب الحج، باب المواقیت، جز مبر 2، صفحہ نمبر 287، حدیث نمبر 192.

حوالہ 8: ''شعب الایمان'' الخامس والعشرون، باب فضل الحج والعمرہ، جز: 3، صفحہ: 490، حدیث نمبر 4159.

حوالہ 9: ''سنن دار قطنی'' کتاب الحج، باب المواقیت، جز: 2، صفحہ نمبر 278، حدیث نمبر 194.

marfat.com

بچہ کی پرورش کا نفقہ کس پر ہے؟؟؟

سوال:
بچہ کی پرورش کا نفقہ کس پر ہے؟
اور اس کی کیا صورتیں ہیں؟
حمید اللہ، لالہ موسیٰ

جـــــــــــــواب:
نابالغ اولاد اور بیوی کا نفقہ مرد پر ہوتا ہے۔ اور ماں اس بچہ کا معاوضہ شوہر سے نہیں لے سکتی جب تک اس کے نکاح میں ہو یا اس کی عدت میں۔

اور اگر ماں بچہ کے باپ کے نکاح یا عدت میں نہیں ہے تو اس صورت میں بچے کے نفقے کے ساتھ ساتھ پرورش کا حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اجرت بھی لے سکتی ہے۔ اور اگر اس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو مکان اور دیگر ضروریات بھی بچہ کے باپ سے لے سکتی ہے۔

اور اگر بچہ کے حصہ میں مال میراث یا کوئی دیگر مال ہو تو اس میں سے بھی درج بالا اشیاء لے سکتی ہے۔
بصورت دیگر جس شخص پر بچہ کا نفقہ ہے اسی کے ذمہ یہ سب خرچ ہیں۔

یاد رہے کہ ماں نے اگر پہلے پرورش سے انکار کر دیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو کر سکتی ہے، اس کا یہ رجوع صحیح ہو گا۔
حوالہ جات و مزید تفصیل کیلئے دیکھئے: (10، 11، 12، 13)

سجدہ سہو واجب ہونے کی صورتیں کیا ہیں؟

سوال:
وہ کونسی صورتیں ہیں جن میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ نیز اسکا طریقہ کار کیا ہے۔ ایک قاری، ملتان

جـــــــــــــواب:
وہ چند صورتیں جن میں سجدہ سہو کرنے سے نماز ادا ہو جاتی ہیں درج ذیل ہیں:

1۔ کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا فرض میں دیر ہو جانے سے۔
2۔ کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے۔
3۔ فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا پہلی دونوں رکعتوں میں سورت فاتحہ چھوٹ جانے سے۔
4۔ نماز واجب یا سنت یا نفل کی کسی بھی رکعت میں سورۃ فاتحہ چھوٹ جانے سے۔
5۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے سوا ہر نماز کی کسی بھی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے۔
6۔ سورۃ فاتحہ سے پہلے سورۃ پڑھ جانے سے۔
7۔ کسی رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کر لینے سے بھی سجدہ سہو کرنا لازم ہو جاتا ہے۔
8۔ قعدہ اولیٰ بیٹھنے یا قعدہ اخیرہ میں التحیات چھوٹ جانے سے۔
9۔ قعدہ اولیٰ چھوٹ کر تیسری رکعت کے کھڑے

حوالہ 10: ''الجوہرۃ النیرہ'' امام ابوبکر محمد بن علی الحدادی، کتاب النفقات، طبع المطبعۃ الخیریہ۔
حوالہ 11: ''البحر الرائق شرح کنز الدقائق، امام زین الدین بن ابراہیم، کتاب النفقہ، طبع دار الکتاب الاسلامی۔
حوالہ 12: ''رد المحتار علی الدر المختار'' امام ابن عابدین شامی، باب النفقہ، طبع دار الکتب العلمیہ۔
حوالہ 13: ''مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر'' امام عبد الرحمن بن محمد، باب النفقہ، دار احیاء التراث العربی۔

marfat.com

ہو جانے سے۔

10۔ امام کو جن رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت پڑھنا ہے، ان میں آہستہ پڑھ جانے سے یا جن رکعتوں میں امام آہستہ پڑھتا ہے ان میں بلند آواز سے قرأت کر دینے سے۔

11۔ وتروں میں دعائے قنوت بھول جانے سے۔

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے ور لگاتار نماز کے سجدوں کی طرح دو سجدے کرے (اور تین تسبیحات فی سجدہ پڑھے)، پھر دوبارہ التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

سوگ کا مفہوم اور اس میں کن کاموں سے اجتناب لازم ہے

سوال:

سوگ کے معنی کیاں ہیں اور سوگ میں کن چیزوں کو چھوڑنا چاہیئے؟

جواب:

سوگ کے معنی یہ ہیں کہ زینت سے اجتناب کیا جائے۔ یعنی ہر قسم کے زیور، چاندی سونے جواہر وغیرہ اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے نہ پہنے۔ اور بدن یا کپڑوں میں خوشبو نہ لگائے اور نہ ہی تیل لگائے چاہے اگرچہ تیل بے مہک ہو اور نہ ہی بالوں کا بناؤ سنگھار کرے اور نہ ہی کالا سرمہ لگائے۔ نیز تزئین اور شوخ کپڑے پہنے سے بھی احتراز کیا جائے۔

جس کپڑے کا رنگ پرانا ہو گیا کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں اسے پہن سکتی ہے یوں ہی سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جب کہ ریشم کا نہ ہو۔

عذر کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کیا جاسکا ہے مگر اس حالت میں ان کا استعمال زینت کے ارادہ سے نہ ہو جیسے درد سر کی وجہ سے تیل لگایا جاسکتا ہے یا آنکھ کے درد میں سرمہ لگایا جا سکتا ہے مگر سیاہ سرمہ اس وقت جب سفید سے کام نہ چلے اور رات کو لگانا کافی ہو تو دن میں نہ لگایا جائے۔ (14)

کبوتر پالنے اور جانوروں کو لڑانے کا شرعی حکم!

سوال:

کبوتر پالنا جائز ہے یا ناجائز؟

عبد الواحد، گجرات

جواب:

کبوتر پالنا اگر اڑانے کے لئے نہ ہو تو جائز ہے لیکن اگر کبوتروں کو اڑاتا ہے تو ناجائز ہے کیوں کہ یہ لہو ولعب کے زمرے میں آتا ہے۔

اور اگر کبوتر اڑانے کے لیے چھت پر چڑھتا ہے جس سے لوگوں کی بے پردگی ہوتی ہے یا اڑانے میں کنکریاں پھینکتا ہے جس سے لوگوں کا نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو اس کو سختی سے منع کیا جائے۔

یاد رہے کہ جانوروں مثلاً مرغ، بٹیر، تیتر، مینڈھے، بھینسے وغیرہ کو بعض لوگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے اور اس میں شرکت کرنا یا اس کا تماشا دیکھنا بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔ (15)

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاکرم. وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الحبیب الکریم الامین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین.

حوالہ 14 "بہار شریعت" جلد نمبر 1، حصہ نمبر 8، باب نمبر 14، ودیگر کتب معتبرہ۔

حوالہ 15 "مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح" حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

marfat.com

دعاء انس (رضی اللہ عنہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الاَسْمَاءِ، بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِىْ ، بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِى الاَرْضِ وَلافِى السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْم، بِسْمِ اللّٰهِ عَلىٰ نَفْسِىْ وَعَلىٰ دِيْنِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلىٰ اَهْلِىْ وَوَلَدِىْ وَاِخْوَانِىْ وَأَوْلادِىْ وَمَالِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلىٰ جَمِيْعِ مَا أَعْطَانِىْ رَبِّىْ ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ جَمِيْعِ مَا نَخَافُ وَنَحْذَرُ، أَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه، الصَّادِقُ الْوَعْدُ الأَمِيْنُ، اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّىْ لاَ أُشْرِكُ بِهٖ شيئاً، اللّٰهُمَّ أَجِرْنِىْ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْد، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْد، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِىْ شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ الْقَضَاءِ السُّوْءِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ مَا يَلِجُ فِى الاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ أَنْتَ آخذ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّىْ عَلىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْم، وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر، اِنَّ وَلِيِّىَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اللّٰهُمَّ فَرِّجْ هَمِّىْ وَاكْشِفْ ضُرِّىْ، وَأَهْلِكْ وَذَلِّلْ أَعْدَائِىْ بِرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الاَكْرَمِيْنَ وَيَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. روزانہ ایک بار

☆ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل، نِعْمَ الْمَوْلىٰ وَنِعْمَ النَّصِيْر. روزانہ 101 بار

☆ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَاحَىُّ يَا قَيُّوْم. روزانہ 101 بار

☆ صَلَّ اللّٰهُ عَلىٰ حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلِّم. روزانہ 101 بار

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک عمل چار حاجتیں

منقول ہے کہ ایک بار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چار شخص حاضر ہوئے۔ ایک نے قحط کی شکایت کی، دوسرے نے کہا کہ میں محتاجی سے تنگ ہوں، تیسرے نے کہا کہ میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے اور چوتھے نے عرض کیا کہ میری زمین باغ نہیں اگاتی۔

چاروں کی فریاد سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کہ تم لوگ استغفار پڑھا کرو!

ربیع بن صبیح حاضر خدمت تھے، انہوں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ کے نواسے! لوگ مختلف قسم کی حاجتیں لے کر آئے ہیں اور آپ نے سب کو ایک ہی دعا تعلیم فرمائی۔ یہ کیا معاملہ ہے؟

حضرت امام نے فرمایا کہ قرآن کریم نے حضرت نوح علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

ترجمہ: ''تم لوگ اپنے رب سے استغفار کرو! بے شک وہ بہت معاف فرمانے والا ہے۔ وہ تم پر زور دار بارش بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لیے باغ اور نہریں تیار فرمادے گا۔''

اے ربیع! دیکھ لو! اس آیت میں استغفار کے چاروں فائدے بیان کیے گئے ہیں۔ بارش ہونا، مال ملنا، اولاد ہونا اور باغ اگنا۔ یہی چاروں کی حاجتیں تھیں، اس لیے میں نے ان چاروں کو استغفار کا ایک ہی عمل تعلیم کر دیا۔

سبق:

سبحان اللہ! مذکورہ بالا حکایت سے حضرت امام حسن مجتبیٰ کی ایمان افروز دانائی، بے مثال قرآن فہمی اور مجتہدانہ شان کا اعلان ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو؟ جس گھر میں قرآن نازل ہوا، اور جو صاحب قرآن کی آغوش میں پلا پڑھا ہو، اس سے زیادہ قرآن کے اسرار و رموز کو کون جان سکتا ہے؟ مثل مشہور ہے کہ گھر والا ہی سب سے زیادہ اس بات کو جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے؟ سبحان اللہ!

ٹھنڈا چشمہ!!!

حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی اور کثرت اموال بھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابتلاء میں ڈالا اور آپ کے فرزند و اولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے۔ تمام جانور جن میں ہزار ہا اونٹ اور ہزار ہا بکریاں تھیں سب مر گئے تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے کچھ باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں کے ہلاک ہونے اور ضائع ہو جانے کی خبر ملتی تو آپ حمد الٰہی بجالاتے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لے لیا۔ جب تک مجھے دیا

marfat.com

میرے پاس رہااس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں۔

پھر آپ بیمار ہو گئے بدن مبارک پر آبلے پڑ گئے جسم شریف سب زخموں سے بھر گیا سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہی اور یہ حالت کتنی ہی مدت تک رہی۔ آخر ایک روز حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے رمایا اے ایوب! تو اپنا پاؤں زمین پر مار تیرے پیر مارے سے ایک ٹھنڈا چشمہ نکل آئے گا اس کا پانی پینا اور اس سے نہانا چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو ایک ٹھنڈا چشمہ نکل آیا جس سے آپ نہائے اور پانی پیا تو آپ کا تمام مرض جاتا رہا۔

(قرآن کریم، پارہ 23، رکوع 12، تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 424)

سبق: اللہ والے مصائب و آلام اور بیماریوں میں گھر کر بھی اللہ کا شکر ہی ادا کرتے ہیں اور اس کا شکوہ نہیں کرتے اور اللہ کے مقبولوں کے پاؤں میں بھی یہ برکت ہے کہ وہ پاؤں ماریں تو ایسا چشمہ نکل آئے جس کا پانی دافع البلاء ہو پھر جو ان مقبولانِ حق کے فیوض و برکات کا انکار کرتا ہے کس قدر جاہل ہے۔

اگر تم شکر کروگے تو تمہیں اور زیادہ دونگا

ابو عبد اللہ الحارث رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے فلاں شخص کے لیے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کی آدھی عمر فقر میں اور آدھی دولتمندی میں بسر ہو گی۔ آپ اس سے پوچھیں، دونوں حالتوں (فقر اور دولتمندی) میں سے جو وہ چاہے گا، میں اسے پہلے کردوں گا۔

نبی علیہ السلام نے اسے بلایا اور سارا ماجرا سنایا، اس نے عرض کی کہ مجھے بیوی سے مشورہ کرنے کی اجازت دیں۔ اس کی بیوی نے اسے کہا: پہلے دولتمندی کی تمنا ظاہر کرو۔ آدمی نے کہا میرے خیال میں پہلے فقر ہونا چاہئے کیونکہ سکھ کے بعد دکھ مصیبت عظیم، جبکہ دکھ کے بعد سکھ نعمت عظمیٰ اور موجب راحت ہوتا ہے۔ بیوی نے کہا آپ ٹھیک کہتے ہیں مگر اس بار میری بات مانو اس شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی میں پہلے دولتمندی اختیار کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے وسعت و کشادگی عطا فرمائی اور اس پر دولت کے دروازے کھول دیئے۔

اس کی بیوی نے کہا اگر تو اس دولت اور ساز و سامان کی پائیداری چاہتا ہے تو اسے مخلوق خدا پر خرچ کرو چنانچہ اس نے اس پر عمل کیا جب وہ اپنے لیے کوئی کپڑا خریدتا تو اسی طرح کا کپڑا کسی مسکین کیلئے بھی خریدتا (خود کھانا کھاتا تو کسی مسکین کو بھی ساتھ کھلاتا) جب دولتمندی میں اس کی نصف عمر پوری ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس دور کے نبی کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا میں نے فیصلہ تو یہ کیا تھا کہ اس کی آدھی عمر فقر میں گزرے گی اور دوسری آدھی دولتمندی میں مگر چونکہ اس نے میری نعمتوں کا حق (شکر) ادا کیا ہے اور شکر نعمتوں میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے لہٰذا اسے مژدہ سنادو کہ اس کی بقیہ عمر بھی دولتمندی میں بسر ہو گی۔

سبق: شکر کرنے کے بیشمار فوائد ہیں لہٰذا بندے کو کفران نعمت کی بجائے ہر حالت میں شاکر رہنا چاہئے۔

marfat.com

رسول خدا ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع

میاں محبوب احمد
سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور

آج مسلمان اپنی فلاح و نجات کے لئے مشرق و مغرب کے فلسفوں اور نظریات کی طرف لپک رہا ہے۔ وہ جدید افکار سے اپنے مسائل کی گتھیاں سلجھانا چاہتا ہے، وہ غربت و افلاس سے نجات کے لئے ترقی یافتہ اقوام کے طور طریقے اپنانا چاہتا ہے۔ مگر اسے خبر نہیں کہ راہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چھوڑ کر اسے کہیں سے ہدایت نہیں مل سکتی۔ طریق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بغیر کوئی راستہ اسے منزل آشنا نہیں کر سکتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے لئے باعث صد سعادت ہے کہ میں کائنات بھر میں اللہ کی رحمتیں تقسیم فرمانے والی ذات حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر خیر کرنے کیلئے لگا ہوں، دکھوں اور مصیبتوں میں جھلسی ہوئی دنیا میں، نفرت اور تعصب میں دہکتے ہوئے ماحول میں، اس جان بہاراں رحمت عالم ﷺ کا ذکر گرامی گہری ٹھنڈی چھاؤں کی طرح راحت بخش ہے۔

حضور سید کائنات ﷺ کی کتاب سیرت کو جہاں سے بھی کھولیں گے، ورق ورق اور سطر سطر سے آپ کو ہدایت کا نور اور تسکین و طمانیت کا پیغام میسر آئے گا۔ ان کی حیات منور کے ایک ایک گوشے میں ایسا جامعیت، ایسی کاملیت، ایسی تازگی، ایسی مٹھاس اور ایسا جمال ہے کہ۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
کہے بغیر بات نہیں بنتی ہے۔

آپ نے خطباء سے حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں کا ذکر سنا ہے۔ آج میں آپ ﷺ کے آخری حج اور خطبہ وداع کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔ کیونکہ یہ وہ عالی شان خطبہ ہے جو حقوق انسانی کی تاریخ میں ایک مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ خطبہ ہے جس نے عہد جدید کے دانشوروں کو دم بخود کر رکھا ہے۔

کائنات کے ہادی کریم، انسانیت کے محسن عظیم، رب جلیل کے محبوب جمیل، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ کا لمحہ لمحہ اللہ کے پیغام حق کو عام کرنے میں بسر فرمایا۔ بت پرستی اور جاہلیت کے اندھیروں میں ایمان و عرفان کے چراغ روشن فرمائے۔ کفر و ضلالت کے صحراؤں میں بھٹکتے انسانوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا اور پھر وہ مرحلہ بھی آن پہنچا، جب دین اپنے نکتہ عروج اور منتہائے کمال کو پہنچ گیا۔ اور آپ کے فیضان تربیت سے ایسی امت وجود میں آ گئی جو نبوی مشن کی ترویج و اشاعت اور تحفیظ و حفاظت کی پوری صلاحیت رکھتی تھی۔

گویا بعثت نبوی کا مقصد پورا ہو گیا۔ جس کام کے لئے اللہ نے انہیں بھیجا تھا، وہ کار رسالت تکمیل کو پہنچ گیا۔

marfat.com

اس مرحلے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حج بیت اللہ کا حکم فرمایا تا کہ ساری امت آخری بار اجتماعی طور پر اس محبوب حجازی کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لے۔ اس معلم کائنات سے ہدایت کا واضح مکمل اور آخری سبق لے لے۔ کیونکہ تکمیل دین کے ساتھ ہی اب اس جمال جہاں آراء کے پردہ فرمانے اور اس مدرسہ انقلاب کے بند ہونے کی گھڑیاں قریب آرہی تھیں۔

حضور ختمی مرتبت ﷺ 15 ذی قعدہ 10ھ کو ظہر کی نماز کے بعد اللہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے سفر حج پر روانہ ہوئے۔ جیسے جیسے یہ خبر قبائل عرب تک پہنچی ہر طرف جوق در جوق عشاق رسول ﷺ دیوانہ وار قافلہ محبت میں شامل ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ بعض مؤرخین نے یہ تعداد ایک لاکھ سے زیادہ بتائی ہے۔ یہ قافلہ شوق ایک چلتا پھرتا مدرسہ، ایک متحرک مسجد، ایک رواں خانقاہ اور ایک گشتی چھاؤنی کی شکل اختیار کر گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صبح و شام اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت نور میسر تھی۔ ان کا پل پل ان کی نگاہِ کیمیا اثر سے اثر پذیر تھا۔ اللہ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کی جزبہ جز تعلیم دے رہے تھے۔ مناسک حج سکھا رہے تھے۔ اپنے پیروکاروں کو حتمی ہدایات آخری نصیحتیں اور وصیتیں عطا فرما رہے تھے۔

حضور رحمت کونین ﷺ کی اس تقدیر بدل، سیرت ساز اور دل نواز گفتگو کا نکتہ کمال آپ کا وہ خطبہ مبارک تھا، جو تاریخ میں خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ یہ خطبہ وعظ و نصیحت کا مرقع اور فصاحت و بلاغت کی جان ہے۔ یہ خطبہ وحدت انسانی، مساوات انسانی اور عظمت بشر کا عالمگیر منشور ہے۔ اس میں نظری، فکری اور عملی تربیت کا سامان ہے۔ اس میں انفرادی و اجتماعی فلاح اور خانگی و معاشرتی اصلاح کا پیغام ہے۔

تاریخ انسانی میں اکرام آدمیت اور حقوق انسانی کے حوالے سے خطبہ حجۃ الوداع خشتِ اول ہے۔ بعد میں آنے والے زمانوں میں جب بھی، جہاں بھی، جس نے بھی انسانی حقوق کی بات کی وہ اس آفاقی دستاویز سے آگے نہ بڑھ سکا۔ 14 سو سال کے ذہنی و عقلی ارتقاء کے بعد بھی U.N.O نے انسانی حقوق کا جو چارٹر مرتب کیا، وہ ہادی اولین رہنمائے آخرین ﷺ کے اس خطبہ عالیہ کی تتبع (پیروی) کی ادھوری کوشش ہے۔ جس طرح حضور سرور دو عالم ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں، آپ کا پیغام اللہ کا آخری پیغام ہے، اب قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی کتاب اترے گی۔

اب ہر زماں کے لئے اور ہر زمین کے لئے، ہر مکاں کے لئے اور ہر مکیں کے لئے، ہر قریہ کے لئے اور ہر بستی کے لئے ہر رنگ کے لئے اور ہر نسل کے لئے، ہر قبیلہ کے لئے اور ہر قوم کے لئے ہدایت نامہ کاؤ ر انہیں کے در سے مل سکتا ہے

حجۃ الوداع کا یہ خطبۂ بلیغ جس طرح کل مسلمانوں کے لئے کردار ساز تھا، اسی طرح آج بھی سیرت خیز ہے۔ جس طرح گزشتہ ادوار کے انسانوں کے لئے ذریعہ نجات تھا، آج کے مضطرب، پریشان اور مادیت گزیدہ انسان کے لئے بھی راحت قلب و جاں اور وجہ سکون و طمانیت ہے۔ اپنی سماعتوں کے کشکول پھیلایئے! اپنے دلوں کے دامن دراز کیجئے! اور اپنی نگاہوں کو ماضی کے دریچوں سے چھن چھن کر نکلتے ہوئے نور پر مرکوز کر دیجئے! تا کہ میں اس ذی شان خطبے کی تفصیلات آپ کے سامنے لاسکوں۔

سب سے پہلے جو بات آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی، وہ دلوں کو چیر جانے والی، روح میں اتر جانے والی اور نفوس کو متغیر کر دینے والی تھی۔ اس انداز میں کمال اثر انگیزی تھی۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

marfat.com

''لوگو! میں جو کچھ کہوں اسے غور سے سنو۔ ہو سکتا ہے آئندہ سال اور اس کے بعد یہاں تم سے ملاقات نہ ہو سکے۔''

یہ اشارہ تھا اس طرف کہ اب کوچ کا نقارہ بجنے والا ہے۔ اب رفیق اعلیٰ کی طرف سفر ہونے والا ہے۔ اب جو گھڑیاں اور لمحے میسر ہیں، ان کو غنیمت جانو۔ اب گفتگو کے جو پھول جھڑ رہے ہیں، اب تکلم کے جو موتی بکھر رہے ہیں، انہیں اپنے دامن میں سمیٹ لو۔ یقیناً یہ ان عاشقان صادق کا جذبہ سماعت اور کمال حفاظت تھا کہ سچے موتیوں کی لڑیاں اور معطر پھولوں کے یہ گچھے آج ہمیں نصیب ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے وحدت انسانی کا ایسا فلسفہ سمجھایا، جو آج کے منتشر معاشروں اور زخمی اقوام کیلئے سامانِ جراحت ہے۔ آپ نے فرمایا:

''کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔''

کتنا گہرا فلسفہ کس قدر آسان لفظوں میں بیان کر دیا گیا۔ آج پوری دنیا میں انسانی معاشروں کو مختلف تعصبات کی قینچیوں نے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ آدمی آدمی کا دشمن ہے۔ انسان انسان کے خون کا پیاسا ہے۔ قومیں قوموں کو کھا رہی ہیں۔ جنوبی افریقہ میں گوری اقلیت رنگ اور نسل کے تعصب سے سیاہ فام باشندوں پر عرصہ حیات تنگ کر رہی ہے اور ایک افریقہ پر ہی کیا موقوف؟ پورے مغرب میں Black ایک گالی کی علامت ہے۔ بوسنیا، فلسطین، قبرص، فلپائن، اور کشمیر میں مسلمانوں کو مذہبی تعصب کی بنیاد پر ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان تعصبات نے پوری دنیا کے امن کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ بین الاقوامی تناظر میں اگر مسلم ممالک کے باہمی معاملات کو دیکھیں تو وہاں بھی عرب اور غیر عرب کی تفریق دکھائی دیتی ہے۔ پھر ان ممالک کے اندرونی حالات پر نظر کریں تو وہاں رنگ نسل اور زبان کے چھوٹے چھوٹے دائرے اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کر رہے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ افغانستان میں تاجک، افغان، فارسی اور پشتو وجہ تفریق بن کر ان کے استحکام کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ دور کیوں جایئے! کیا ہمارے اپنے ملک میں اردو، سندی، پشتو، پنجابی، بلوچی اور سرائیکی کو تعصبات اور تنگ نظری کی بنیاد نہیں بنایا گیا۔

اگر اقوام عالم کو امن درکار ہے، اگر اسلامی ممالک کو استحکام کی ضرورت ہے اور اگر ہمارے وطن پاکستان کے شہریوں کو سکھ اور چین سے دلچسپی ہے تو پھر سب کے لئے نسخہ شفایہ آفاقی اور کائناتی اصول ہے کہ رنگ، نسل اور زبان کی بنیاد پر کسی کو کسی پر کوئی برتری نہیں۔ عزوشرف اور اکرام وبزرگی کا معیار رنگ ونسل اور دولت وشہرت نہیں، قرآن کی زبان میں تقویٰ ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

آج سب کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بحیثیت انسان سب لوگ برابر ہیں۔ بس یہ ایک نکتہ ہمیں ساری مصیبتوں سے نجات کے لئے کافی ہے۔ وحدت انسانی کے بعد آپ ﷺ نے تکریم انسانیت کا درس دیا اور انسان سے منسوب ہر شے کے احترام پر زور دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس حسین انداز میں یہ بات سمجھائی، اس کی اثر آفرینی کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ کون سا دن ہے؟ اور کون سے شہر میں ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ دن بڑا باحرمت، یہ مہینہ بڑا قابل احترام اور یہ شہر بڑی حرمت والا ہے۔''

marfat.com

لوگوں کے اقرار کے بعد حضور حکیم انسانیت ﷺ نے دلوں کو پگھلادینے والے لہجے میں ارشاد فرمایا:

''تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح قیامت تک حرام ہیں، جس طرح یہ دن، یہ مہینہ، یہ شہر ہے۔''

یہ تین چیزیں وہ ہیں، جو ہر ملک وملت میں وجہ فساد بنتی ہیں اور جنہیں ہر مذہب وقوم میں حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ اگر آپ غور فرمائیں تو ہمارے معاشرتی بگاڑ کی بڑی وجوہات یہی تین اسباب ہیں۔ کمزور لوگوں کو بے گناہ قتل کیا جاتا ہے۔ ان کے مال پر ظالمانہ قبضہ کیا جاتا ہے اور ان کی عورتوں کی عزتیں پامال کی جاتی ہیں۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہم غلاف کعبہ کا احترام تو کرتے ہیں، ہم شہر مکہ کا احترام تو کرتے ہیں، مگر انسانی خون کو بے دردی سے قتل کرتے ہیں۔ لوگوں کے مال اور عزتیں محفوظ نہیں ہیں۔ آج ضرورت ہے کہ درسگاہوں میں ہمارے استاد اور مساجد وخانقاہوں میں بیٹھے ہوئے ہمارے مذہبی رہنمائی نسل اور پوری قوم کو یہ درس انسانیت یاد کرائیں۔ اس کے بغیر قوانین، ضابطے اور سزائیں قتل وغارت، ڈاکہ زنی اور بدکاری کے مکروہ واقعات کو ختم نہیں کرسکتے۔

آج ہمارے ہاں اصلاح وتبلیغ کی تحریکیں اٹھتی ہیں، جماعتیں نکلتی ہیں، ادارے بنتے ہیں، مگر افراد کا جمود نہیں ٹوٹتا۔ معاشرہ ہے کہ خیر کی کوئی بات قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ بدی کا سیلاب ہے کہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔ کبھی آپ نے سوچا اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی کئی ایک وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مگر میرے خیال میں ہمارے قول وفعل کا تضاد اس کی بڑی وجہ ہے۔ ہمارے وعظ اور ہماری نصیحتیں سب دوسروں کے لئے ہوتی ہیں، ہم خود عمل کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ معاشرے سے کرپشن ختم ہو جائے، مگر ہم خود کرپشن کے چانس کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ہم یہ تلقین کرتے ہیں کہ لوگ بدلہ نہ لیں، انتقام نہ لیں، مگر وقت آنے پر ہم خود تحمل اور برداشت کا مظاہرہ نہیں کر پاتے۔ آیئے! دیکھیں ہمارے ہادی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس خوبی وکمال اور اپنے نمونہ عمل سے جاہلانہ رسموں کے خاتمے کا اعلان فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں تمام جاہلانہ رسموں اور مروج کاموں کو اپنے قدموں تلے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے سب خون باطل کردیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان میں سے ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔ جاہلیت کے سب سود باطل کردیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔''

غور فرمایا آپ نے! انتقام اور سود کو منع فرمایا مگر اپنے عمل سے دوسروں کو اطاعت کی ترغیب دی۔ آج ہم میں تین طرح کی برائیاں ہیں۔ ہم سود بھی کھاتے ہیں، لوگوں کو معاف کرنے کی بجائے انتقام بھی لیتے ہیں اور دوسروں کو ان باتوں کی تلقین کرتے ہیں، ہمارا عمل جن کی گواہی نہیں دیتا۔ کاش! حضور ہادی کائنات ﷺ کے فرمان گرامی کی روشنی میں ہم اپنے اخلاق وکردار کی اصلاح کرتے۔

آج ہمارے دور میں حقوق نسواں کی بات بڑے زور وشور سے کی جاتی ہے اور بعض آزاد خیال عورتیں اس حد تک بڑھ جاتی ہیں کہ وہ اسلامی تعلیمات کو اپنے حقوق کی راہ میں رکاوٹ سمجھنے لگتی ہیں۔ اگر وہ حضور رحمت عالم کے خطاب گرامی کے مضمون سے واقف ہوتیں تو کبھی ایسی غلطی نہ کرتیں۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

marfat.com

''عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔'' پھر آپ نے ان کے نان نفقہ اور دیگر ضروریات کا ذکر فرمایا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسلام نے یہ بات آج نہیں کی، بلکہ آج سے چودہ سو سال پیشتر پیغمبر اسلام نے احکامات جاری فرمائے۔ عورت کو یہ بلندی آپ کی طرف سے اس وقت مل رہی تھی، جب عربوں کے جاہل معاشرے میں اور خود یورپ کی کلیسائی تہذیب میں عورت کی حیثیت غلام تو کیا، جانوروں سے بھی بدتر تھی۔ اسے پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، اسے لونڈی بنا کر رکھا جاتا اور بھیڑ بکریوں کی طرح اس کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

اسلام نے پستی سے اٹھا کر عورت کو ایسی بلندی عطا فرمائی کہ وہ ماں کے روپ میں جنتیں تقسیم کرنے لگی۔ اسلام میں حقوق نسواں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ اپنے آخری خطبے میں چند بنیادی باتوں کے ساتھ ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''لوگو! عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔''

آج مسلمان اپنی فلاح و نجات کے لئے مشرق و مغرب کے فلسفوں اور نظریات کی طرف لپک رہا ہے۔ وہ جدید افکار سے اپنے مسائل کی گتھیاں سلجھانا چاہتا ہے، وہ غربت و افلاس سے نجات کے لئے ترقی یافتہ اقوام کے طور طریقے اپنانا چاہتا ہے۔ مگر اسے خبر نہیں کہ

راہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چھوڑ کر اسے کہیں سے ہدایت نہیں مل سکتی۔ طریق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بغیر کوئی راستہ اسے منزل آشنا نہیں کر سکتا۔

ایک موقعہ پر جب حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت کو فتنوں کی خبر دی اور صحابہ نے فتنوں سے نجات کا راستہ پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

''کتاب اللہ!''

نہ صرف یہ، بلکہ یہاں تک فرما دیا تھا کہ جو قوم قرآن کو چھوڑ کر کسی اور کتاب میں ہدایت چاہے گی، اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔

شاید نہیں، یقیناً یہی بات تھی کہ اپنے الوداعی خطاب میں بھی آپ نے کتاب اللہ کی اہمیت کا تذکرہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں تم میں ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز کیا ہے؟ کتاب اللہ!''

قرآن حکیم وہ کامل اور اکمل ضابطہ حیات ہے جو تا قیامت ہمارے لئے ذریعہ نجات ہے۔ جب تک ہم اس کو تھامے رکھیں گے، دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ خداوند قدوس کا فرمان گرامی ہے:

''اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُونَ۔''

ترجمہ: ''بے شک ہم نے قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔''

حکیم الامت علامہ اقبال نے اسی سے یہ نکتہ اخذ کیا کہ اگر قرآن تا قیامت محفوظ ہے تو پھر حاملِ قرآن امت بھی حوادث زمانہ سے انشاء اللہ محفوظ رہے گی۔

اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو توفیق دے کہ وہ ارشاداتِ نبوی کو اپنے عمل میں سمو کر پوری انسانیت کو اسلام کی دعوت دے تا کہ دکھوں اور مصیبتوں میں گھرا ہوا یہ جہاں جنت نشاں بن سکے۔

----

marfat.com

حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ

پروفیسر بشیر احمد مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر جلال شباب، رُعب و تمکنت، حلم و بُردباری، نیکی و تواضع، صبر واحسان، طہارت و عفت، صدق و امانت، نور و رحمت اور جمال کے سب قرینے یاد آجاتے ہیں۔

انبیاء کی مثل ناپید ہوئی ورنہ انہیں دیکھ کر لوگ رسول اللہ کا دھوکا کھاجاتے۔ان کی صورت رسول اللہ کی صورت مبارک سے کافی مشابہت رکھتی تھی خود حضور ﷺ کو بھی ان سے بے پناہ محبت تھی۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وہ شخصیت ہے جنہیں دربار رسالت سے ابوالمساکین کا خطاب دیا گیا۔ یہی تو ہیں جنہیں رسول اللہ نے ''ذوالجناحین'' کا لقب دیا۔ تاریخ جنہیں جعفر بن ابی طالب کے نام سے یاد کرتی ہے۔ انکا کتابی چہرہ سرگین آنکھیں، ہاشمی ہونٹ، چوڑی پیشانی، پوری ڈاڑھی، مشرع ادائیں اور مفرح ادائیں تھیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: ''اے جعفر! تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے۔''

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ کے ساتھ ساتھ ہی ایمان لائے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ پاکیزہ کردار اور مطہر فکر رہنے والے ایسے صحابی تھے جن پر نظر پڑجاتی تو سینے میں ایمان تازہ ہوجاتا۔

بشہ سے واپسی پر سیدھے خیبر چلے گے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سینے سے لگایا اور فرمایا کہ میں بتا نہیں سکتا کہ مجھے فتح خیبر کی زیادہ خوشی ہے یا جعفر رضی اللہ عنہ کے واپس آنے کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ے بے حد متاثر تھے۔وہ اکثر فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اس زمین پر قدم رکھنے والے انسانوں میں حضرت جعفر کوانوکھی فضیلت حاصل ہے۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عزوہ موتہ میں بھی حصہ لیا۔ نصرانیوں کی دولاکھ فوج مسلمانوں کے تین ہزار جیالوں پر ٹوٹ پڑی۔ حضرت زید بن حارثہ (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہوگے۔ تو امارت کا پرچم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا، رسول اللہ ﷺ کے غلام اور ابو طالب کے بیٹے نے بہادری و جوانمردی سے کے جوہر دکھائے۔ بقا کے ساتھ فنالازم ہے۔ سورج کو بھی آخر فناء ہونا ہے جو دنیا میں

marfat.com

آتا ہے اُسے جاتا ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ دشمنوں کے نرغے میں اکیلے رہ گے۔ لڑتے لڑتے دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ پرچم دائیں ہاتھ میں تھام لیا۔ پھر بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو آپ نے پرچم کٹے ہوئے بازو میں تھام لیا یہاں تک کے شہید ہو گے۔

تیسرے سپہ سالار عبداللہ بن رواحہ بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

موتہ کی جنگ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو 90 سے زیادہ زخم آئے تو یہ تعجب کی بات تھی کہ کوئی زخم بھی پشت پر نہ آیا۔ موتہ کے شہادت پر حضور ﷺ کو بے حد صدمہ ہوا۔ حضرت جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے۔ اور حضور ﷺ کو خوشخبری سنائی کہ

''بیشک اللہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دو پَر دیے ہیں، جو خون سے رنگین ہیں وہ ان پَروں ساتھ فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔''

اسی وجہ سے انہیں حضرت جعفر طیار کہا جاتا ہے۔

آپ مسکینوں کا بڑا خیال رکھتے تھے اسی لئے انہیں ابو المساکین بھی کہا جاتا ہے۔ خدا ان پر اپنی لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے!!!

آواز اہل سنت کے قارئین سے میری التماس ہے کہ وہ رسالہ کی خوبیوں و خامیوں سے ایڈیٹر کو آگاہ کرتے رہیں، مزید براں اس کی تزئین و بہتری کی خاطر اپنی آراء سے آگاہ فرماتیں رہیں۔ آپ کی قیمتی آراء ہمارے لئے بہت اہمیت کی حامل ہوں گی۔ رسالہ کو اپنے دوستوں عزیزوں تعلق داروں تک پہنچائیں۔ ادارہ کو اپنی قلمی نگارشات بھی بھیجتے رہیں تاکہ وہ رسالے کی زینت بنیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا آپ جانتے ہیں؟ محمد الیاس زکی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆ ''لا الہ الا اللہ'' میں بارہ حروف ہیں، اسی طرح ''محمد رسول اللہ'' (ﷺ) میں بھی بارہ حروف ہیں۔

☆ لفظ ''اللہ'' میں بھی چار حروف ہیں اور لفظ ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بھی۔

☆ لفظ ''اللہ'' غیر منقوط ہے اور لفظ ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی۔

☆ جس طرح ''لا الہ الا اللہ'' میں کوئی نقطہ نہیں اسی طرح ''محمد رسول اللہ'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بھی کوئی نقطہ نہیں۔

☆ فخر صادق ﷺ جس جانور پہ سوار ہوتے جب تک سوار رہتے، جانور بول وبراز نہ کرتا۔

☆ خطیب الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین تلواریں تھیں۔ ایک کا نام ''ذوالفقار''، دوسری کا نام ''ماتور'' اور تیسری کا نام ''بتار'' تھا۔

☆ حضور کے پردادا ہاشم کا اصل نام ''عَمرو'' تھا۔

☆ سید الانبیاء ﷺ چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز آٹھ میل تک جاتی تھی۔

☆ شہزادہ کونین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک بوقت شہادت 56 برس پانچ ماہ پانچ دن تھی

☆ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ ستر (70) بار نماز جنازہ پڑھی، وہ اس طرح کہ ہر شہید کے جنازے کے ساتھ ان پہ نماز پڑھی۔ یاد رہے کہ یہ سید الشہداء کی خصوصیت ہے۔

marfat.com

نیک عورت کا اخروی مقام اور اسلام کی نظر میں اسکا احترام

محترمہ ریحانہ کوثر قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتب مشہورہ میں حدیث نبوی ہے:

"نساء الدنیا افضل من الحور العین... بصلاتهن وصيامهن وعبادتهن."

ترجمہ: "(جنت میں) دنیا کی عورتیں حوروں سے افضل ہوں گی اپنی نمازوں، روزوں اور عبادتوں کی وجہ سے"

حوالہ: "مجمع الزوائد" جلد نمبر 7، صفحہ نمبر 119، طبع قاہرہ، وبیروت۔

جبکہ ایک دوسری حدیث مبارک میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے:

"ان رسول اللہ ﷺ قال الدنيا متاع وخير متاع الدنيا المراة الصالحة."

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساری دنیا سرمایہ ہے اور اس دنیا کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔"

حوالہ: "صحیح مسلم" کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا الخ، حدیث 2668.

تو واضح ہوا کہ نیک عورتوں کو ان کی عبادات کی وجہ سے جنت میں حوروں سے بھی بلند مقام ملے گا۔ اور نیک عورت دنیا میں عظیم سرمایہ ہے اور جسے نیک عورت کا ساتھ مل جائے گا تو اسے اپنا گھر دنیا میں ہی جنت کی طرح آرام دہ اور پرسکون نظر آئے گا۔

اب اسی سلسلہ میں قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ ملاحظہ فرمائیں، ارشاد ربانی ہے:

"ولهم فيها ازواج مطهرة وهم فيها خالدون."

ترجمہ: "اور ان کیلئے اس (جنت) میں پاک وصاف بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اس آیت میں استعمال ہونے والا لفظ "ازواج" زوج کی جمع ہے۔ زوج کا معنیٰ ہے جوڑا یہ لفظ شوہر اور بیوی دونوں پر بولا جا سکتا ہے مگر یہاں بیویاں ہی مراد ہیں۔ کیونکہ "لھم" کی ضمیر مذکر ہے اور آگے مطہرہ جو کہ ازواج کی صفت ہے وہ مونث ہے۔

اور چونکہ شوہر بیوی کا گویا مالک ہوتا ہے اور بیوی شوہر کیلئے نعمت الٰہی ہے اسلئے جنت کی عورت کو خواہ وہ حور ہو یا دنیاوی بیوی وہاں کی نعمتیں ہی شمار کیا گیا ہے۔

خیال رہے کہ جو عورت مسلمان کے نکاح میں مرے گی وہ جنت میں اسی کے ساتھ رہے گی اسی لئے نبی کریم ﷺ کی بیویوں کا نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کیلئے خاص ہیں۔

اور جس عورت کا شوہر کافر ہو کر مرا یا عورت

marfat.com

کنواری ہی مر گئی ان کا نکاح بہشتیوں میں سے کسی سے کرادیا جائے گا جو جنت کے بھرنے کیلئے پیدا کئے جائینگے۔

اور جس کی بیوی کافر ہو کر مری یا کنوارا ہی مر گیا اس کے نکاح میں صرف حوریں ہوں گی۔

اور جس کی بیوی بھی مسلمان مرے وہ جنت میں اپنی اس بیوی کو بھی پائے گا اور حوروں کو بھی (لیکن وہاں یہ دنیاوی بیویاں حسن و جمال میں حوروں سے کسی طرح کم نہ ہوں گی)۔ روایات میں آیا ہے کہ حضرت مریم عیسی علیہ السلام کی والدہ اور حضرت آسیہ فرعون کی بیوی جنت میں حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں گی۔

جنت میں ایک مرد کو چند بیویاں دی جائیں گی مگر ایک عورت کو چند مرد نہیں کہ یہ بے حیائی ہے، ایک مخدوم کے چند خادم ٹھیک ہیں مگر ایک خادم کے چند مخدوم ٹھیک نہیں، ہاتھ میں انگوٹھا جو نر ہے ایک ہے انگلیاں جو مادہ ہیں وہ چند، اسی لئے ''لھم ازواج'' ارشاد ہوا۔

نیز حور جو انسان نہیں ان کا نکاح انسان سے ہو گا جبکہ دنیا میں انسان کا نکاح غیر انسان سے جائز نہیں۔

خیال رہے کہ وہاں کی بیویاں قیامت کے بعد جنت میں پہنچ کر ہی ملیں گی۔ حضرت آدم و ادریس علیہما السلام اگرچہ جنت میں رہے وہاں سب کچھ کھایا پیا مگر حوروں سے بے تعلق رہے۔ اس لئے ازواج کے لئے فیھا فرمایا کہ ازواج جنت میں داخل ہونے کے بعد ملیں گے۔

''مطہرہ'' کے لفظ سے معلوم ہوا کہ عورتیں خواہ حور ہوں یا دنیا کی عورتیں جنت میں تمام ظاہری اور باطنی عیبوں اور گندگیوں سے پاک ہوں گی یعنی حیض و نفاس، پیشاب وپاخانہ، تھوک، میل کچیل، اور ہر قسم کی بیماری وغیرہ سے پاک ہوں گی اور بد خلقی سخت زبانی نافرمانی وغیرہ سے بھی۔

''ہم فیہا خالدون'' سے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور کبھی نہ مریں گے کیونکہ ان کے جسم پر روحانیت غالب ہو گی۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جنتی مرد عورتیں ہمیشہ جوان رہیں گے قدرتی طور پر کسی کی داڑھی نہیں ہو گی سب کی آنکھیں قدرتی سرمگیں ہوں گی نہ کبھی بوڑھے ہوں گے نہ دبلے پتلے اور نہ کمزور اور نہ ان کے کپڑے کبھی میلے ہوں گے۔ (تفسیر روح البیان، تفسیر نعیمی)

درج بالا مضمون سے واضح ہوا کہ اسلام نے خواتین کو بہت احترام دیا ہے، زمانہ جاہلیت ہو یا یورپ کا زمانہ قدیم زمانہ عورت کو زندہ درگور کیا جاتا رہا اور عورت بازار کی ایک جنس رہی ہے، لیکن اسلام نے اسے اعلیٰ مقام دیا ہے۔ لہذا آج کی عورت کو فیشن کی بجائے اسلامی قوانین پر عمل کرنا چاہئے اسی میں اس کی دنیا کی بہتری، دنیاوی کامیابی، آخروی فلاح اور عزت کی حفاظت ہے۔ فیشن کیا ہے اس کی تعریف ملاحظہ فرمائیں:

''احساس کمتری میں مبتلا مسلمانوں کے نزدیک آسان الفاظ میں فیشن کی تعریف یہ ہے کہ ہر وہ کام جو شریعت کے خلاف ہو وہ فیشن ہے۔''

جیسے

فحش کلامی بیہودگی سے شریعت نے منع کیا فیشن نے ان کے کرنے کا سبق سکھایا۔ عورتوں کو غیر محرم مردوں کے میل جول سے شریعت نے منع کیا فیشن نے کہا کہ اس کے بغیر زندگی کا مزہ ہی نہیں۔ **باقی صفحہ 10 پر**

marfat.com

نیت کی۔اے میرے لئے آسان فرمااور مجھ سے قبول فرما۔"

اب صفا سے نیچے آؤ اور مروہ کی طرف درود پاک اور دعائیں پڑھتے ہوئے چلو۔ جب پہلے سبز ستون پر آؤ تو دوڑنا شروع کردواور دوسرے سبز ستون تک دوڑو۔

جب مروہ پہنچ جاؤ تو اس کی پہلی سیڑھی پر چڑھ کر کعبہ کی طرف منہ کرکے دعائیں کرواب ایک چکر مکمل ہو گیا۔

اب صفا کی طرف دوسرا پھیرا شروع کرواور اسی طرح صفا تک پہنچ جاؤ۔دوسرا پھیرا بھی مکمل ہو گیا۔اسی طرح سات چکر مکمل کرو۔اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت ادا کرلو۔

حج کے دن

حج کے پانچ دن ہیں:

8 **ذوالحجہ** : اس دن سورج نکلنے کے بعد احرام باندھو اورمنیٰ جا کر نویں ذوالحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کرو۔

9 **ذوالحجہ**:سورج نکلنے کے بعد عرفات جاؤاور زوال کے بعد وقوف کرو۔یہاں ظہراور عصر کی نماز ادا کرو۔

تلاوت،درود شریف،استغفار،دعااور ذکر میں سورج ڈوبنے تک مصروف رہو سورج ڈوبنے کے بعد نمازِ مغرب ادا کئے بغیر مزدلفہ روانہ ہو جاؤ۔وہاں عشاء کے وقت میں نمازِ مغرب اور عشاءادا کرو۔رات مزدلفہ میں ہی گذارو

10 **ذوالحجہ**: فجر کی نماز ادا کرکے سورج نکلنے سے پہلے منیٰ روانہ ہو جا۔آج کے دن یہ کام کرنے ہیں۔

1۔بڑے شیطان کو کنکر مارنا۔2۔قربانی۔3۔سر کے بال منڈانا۔4۔طوافِ زیارت۔

11 **ذوالحجہ**:آج تینوں شیطانوں کو کنکر مارو۔یہ دن اور رات یہاں منیٰ میں ہی گذارو۔

12 **ذوالحجہ** : زوال کے بعد شیطانوں کو کنکر مارواور مکہ شریف واپس آجاؤ۔

and Marwah, make it easy for me and accept it from me.

Now come down from Safaa and walk towards Marwah reciting Durood Shareef and supplications. When you approach the first Green Pillar, commence running until the second. When you approach Marwah, walk just upto the first step and make supplications by raising hands and facing the Ka'bah. Now one circuit is completed.

Start the second circuit towards Safaa and do the same. Upon reaching Safaa, the second circuit is completed. Complete the seven circuits in the same way.If it is not Makrooh time, it is Mustahab to perform two Ra'kats. One should especially avoid all forbidden acts during Sa'ee.

DAYS OF HAJJ

There are five days of Hajj;

8th ZUL-HIJJAH ; Put on Ihraam for Hajj , proceed to Minaa after sunrise and perform five prayers there upto the Fajar of 9th Zul-Hijjah.

9th ZUL-HIJJAH ; Proceed to Arafaat after sunrise and do Waqoof after Zawaal.

Perform Zuhr and Asr here.

Engage in Tilawah, Durood Shareef, Istigh'far, Zikr and Du'a until sunset. Proceed to Muz'dal'fah after sunset without performing Maghrib.

Perform both Maghrib and 'Isha in Muz'dal'fah at 'Isha time and spend the whole night here.

10th ZUL-HIJJAH ; Perform Fajar prayer and proceed to Mina before sunrise. Perform the following four rites on this day

1. Stoning the big Shaitaan.
2. Qurbaani. 3. Shaving the hair of the head
4. Tawaaf-e-Ziyaarat.

11th ZUL-HIJJAH ; Stone all three Shaitaan after Zawaal. Spend this day and night at Mina. 12th ZUL-HIJJAH ; Stone the three Shaitaan after Zawaal and return to MAKKAH.

شعبہ خواتین کے رابطہ نمبرز: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں!)

[illegible] قادری صاحبہ پرنسپل شریعت کالج طالبات مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین 053-3522290، 053-3001402

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ
ممکن ہو تو استلام کرو ، وگرنہ حجرِ اسود کی طرف ہاتھ کر کے دور سے ہی چوم لو۔ یاد رکھو استلام سنت ہے اور دوسروں کو دھکا دینا اور تکلیف دینا حرام ہے سو ہرگز استلام کی خاطر کسی کو تکلیف نہ دو۔ کعبہ شریف کو بائیں طرف رکھ کر پہلے تین چکروں میں اگر ممکن ہو تو رمل کرو۔

نوٹ۔ طواف کے دوران پڑھی جانے والی بہت سی دعائیں منقول ہیں۔ اگر وہ یاد نہ ہوں تو نیچے والی دعائیں پڑھتے رہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

مقامِ ابراھیم

کعبہ شریف کے دروازہ کے سامنے اسی طرف ایک قبہ ہے۔ اس میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے کعبہ شریف تعمیر کیا تھا آپ کے مبارک قدموں کا اس پر نشان ہے جو اَب تک موجود ہے۔ طواف ختم کرنے کے بعد، سیدھے مقامِ ابراھیم پر جاؤ اور دو رکعت واجب ادا کرو اگر بھیڑ کی وجہ سے مقامِ ابراھیم کے قریب جگہ نہ ملے تو مسجدِ حرام میں جہاں جگہ ملے وہیں ادا کرلو۔

ب ملتزم پر جاؤ۔ اسکے ساتھ اپنا سینہ، پیٹ اور رخسار خوب رگڑو اور اس کے اوپر اپنے بازو پھیلاؤ۔ اس کے بعد زمزم شریف پر جاؤ۔ خوب پانی پیو۔ پھر پانی کو اپنے بدن کے اوپر انڈیل دو۔ اب اگر آپ تھک گئے ہوں تو آرام کرلو ورنہ حجرِ اسود کے پاس جاؤ، استلام کرو اور سعی کیلئے چلے جاؤ۔

سعی

بابِ صفا سے داخل ہوؤ۔ صفا کی سیڑھیوں پر چڑھو یہاں تک کہ کعبہ شریف نظر آجائے۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے ہاتھ اٹھاؤ اور دعا کرو۔ پھر ان الفاظ کیساتھ نیت کرو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ
تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی

رَسُوْلِ اللّٰہِ
Do Istilaam if it is possible otherwise to kiss with hands raised from a distance is sufficient. Remember, Istilaam is Sunnat. Pushing and hurting others is Haraam. So never injure others in performing Istilaam.

Keep the Holy Ka'bah on your left and fulfil Ramal in the first three circuits (if possible).

Note: There are several supplications for Tawaaf, if non are learnt by heart, then continually recite the following;

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

MAQAAM-E-IBRAHEEM

This is a little dome in front of the door of the Holy Ka'bah. In this dome is the stone on which Hadhrat Ibraheem stood and built the Holy Ka'bah. On this stone is his footprint that exists even today.

Upon completion of Tawaaf, go immediately to Maqaam-e-Ibraheem and perform two Rak'at Wajib. If, due to rush, there is no space near Maqaam-e-Ibraheem, then perform these two Rak'ats wherever possible.

Now go to the Multazam, rub your chest, belly, cheeks and spread your arms onto it . Now go to the well of Zamzam, drink water and pour it over your body. Now, if you are tired, take a rest. Otherwise go to the Black Stone, perform Istilaam again and go for Sa'ee.

SA'Y

Enter through the door of Safaa. Climb the steps of Safaa until you can see the Ka'bah. Raise both your hands for Du'a facing the Ka'bah. Form intention of Sa'ee with the following words;

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ
تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

O' ALLAH! I intend Sa'ee between Safaa

marfat.com

NIYYAT OF HAJJ

O' ALLAH! I intend Hajj so make it easy for me and accept it from me. I performed Niyyat of Hajj . I adopted the Ihraam sincerely for Allah Ta'aalaa.

NIYYAT OF 'UMRAH

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَ اَحۡرَمۡتُ بِہٖ مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

O' ALLAH! I intend Umrah so make it easy for me and accept it from me. I performed Niyyat of Umrah . I adopted the Ihraam sincerely for Allah Ta'aalaa.

TALBIYYAH

لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ . لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ . اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ . لَا شَرِیۡکَ لَکَ

I am here at your service. There is no partner for You. I am here at your service. Certainly, all praise and bounty and sovereignty is for You. There is no partner for You.

TAWAAF

Seven circuits around the Ka'bah are known as Tawaaf. Stand facing Qiblah with the Black Stone towards the right.

Form the Niyyat of Tawaaf in these words;

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ

O' ALLAH! I intend to make Tawaaf of Your House, make it easy for me and accept it from me.

Walk towards the Black Stone facing the Ka'bah and stand in front of The Black Stone.

Raise both hands upto the ear lobes with the palms towards the Black Stone and say;

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

وَ اَحۡرَمۡتُ بِہٖ مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی.

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے حج کا ارادہ کیا۔ اسے میرے لئے آسان کردے اور اسے مجھ سے قبول فرما۔ میں نے حج کی نیت کی اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھا۔''

عمرہ کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِھَا مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے عمرہ کا ارادہ کیا۔ اسے میرے لئے آسان کردے اور اسے مجھ سے قبول فرما۔ میں نے عمرہ کی نیت کی اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھا۔''

تلبیہ

لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ . لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ . اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ . لَا شَرِیۡکَ لَکَ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہت تیرے لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

طواف

کعبہ کے گرد سات چکروں کو طواف کہتے ہیں۔

کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑے ہوں کہ حجرِ اسود مکمل طور پر دائیں طرف ہو۔

ان الفاظ سے طواف کی نیت کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے تیرے پاک گھر کے طواف کی نیت کی اسے میرے لئے آسان فرما اور مجھ سے قبول فرما۔''

کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے حجرِ اسود کی طرف چلو۔ جب اس کے بالکل سامنے آجاؤ تو اس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کرکے کانوں کی لو تک اٹھاؤ اور یہ الفاظ کہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi,England

HAJJ

DEFINITION - This is the Holy Pilgrimage of the Holy places in Makkah- tul-Mukarramah during 8, 9, 10, 11 and 12th of Zul-Hijjah. It is Fard upon every free, sane, adult and healthy Muslim who has sufficient provision for himself and his dependents. It is Fard once in the whole life. The company of a Mahram male is compulsory for a woman.Mahram is that male with whom Nikaah is forbidden forever.

IHRAAM

This consists of two seamless sheets. ADOPTING IHRAAM - Before the male crosses a Mi'qaat, he should preferably take a bath. If this is not possible then Wudu is sufficient. He should take off all sewn clothes and wear the seamless sheets. He should cover his head with the upper portion. Footwear must be such that the central bones of the upper parts of the feet are left uncovered. It is Sunnat to perform two Nafl. Now he should make Niyyat of Hajj or Umrah, uncover his head and read the Talbiyah aloud. socks and should also cover their head.

MI'QAAT

This is a boundary around Makkah that the Haji and Mu'tamir is not allowed to cross without Ihraam.

حج

یہ مکۃ المکرمہ میں 8-9-10-11-12 ذوالحجہ کو مقدس مقامات کی زیارت کا نام ہے۔ یہ ہر آزاد، بالغ، عاقل اور صحت مند مسلمان پر فرض ہے جو صاحبِ استطاعت ہو۔ اس کے پاس اپنے سفر، قیام اور اہلِ خانہ کا خرچہ ہو۔ یہ زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے۔ عورت کے لئے محرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو مثلاً باپ، بھائی، بیٹا، چچا۔

احرام

احرام دو اَن سلی چادریں ہوتی ہیں۔ جب مرد میقات کے قریب ہو تو غسل کرے۔ اگر غسل ممکن نہ ہو تو وضو کر لے۔ اب سلے ہوئے کپڑے اتار دے۔ اور دونوں اَن سلی چادریں پہن لے اور اوپر والے حصہ سے سر ڈھانپ لے۔ جوتے اس طرح کے ہونے چاہئیں کہ پاؤں کی اوپر والی ہڈی ننگی ہو۔ اب دو نفل ادا کرے کہ سنت ہے۔ نفل ادا کرنے کے بعد حج یا عمرہ کی نیت کرے۔ سر سے چادر کا پلو اُتار دے اور بلند آواز سے تلبیہ کہے۔

میقات

یہ مکۃ المکرمہ کے گرد وہ جگہ ہے جسے حاجی احرام کے بغیر عبور نہیں کر سکتا۔

حج کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیئے! ”آواز اہل سنت“ کی فی سبیل اللہ تقسیم کر کے

جہالت، بدعقیدگی اور بدعملی کے خلاف جہاد کریں

پیارے مسلمانو! اس وقت مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ جہالت ہے جس کی وجہ سے گمراہی و بدعملی دن بدن زور پکڑ رہی ہے اور دینی اقدار کمزور ہو رہی ہیں۔ لہذا آپ پر لازم ہے کہ آپ امت کی علمی کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنا مومنانہ کردار پیش کریں اور سب سے زیادہ محنت علم پر کریں اور اپنا پیسہ سب سے زیادہ علم پر خرچ کریں۔

الحمد للہ! ماہنامہ آواز اہل سنت ایمانی و عملی مسائل شرعیہ کا حسین امتزاج ہے اور اس کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے بے حد مفید ہے۔

”آواز اہل سنت“ کی فری تقسیم کر کے آپ دین اور علم دین کی خدمت کر سکتے ہیں!!!

☆ اس سلسلہ میں آپ اپنے ذاتی پیسوں سے، میلاد شریف، محافل میلاد، ختم گیارہویں اور دیگر تبلیغی جلسوں کے فنڈ میں سے ”آواز اہل سنت“ خرید کر اپنے علاقہ میں فری تقسیم کر سکتے ہیں۔

☆ آپ کا جامعہ قادریہ عالمیہ اندرون ملک و بیرون ملک ہزاروں رسالے فری تقسیم کرتا ہے۔ آپ اس عظیم صدقہ جاریہ میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

☆ آپ زکوۃ اور صدقہ کے پیسوں سے رسالہ خرید کر دینی مدارس کے طلبہ اور دیگر مستحق لوگوں میں فری تقسیم کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں ثواب بھی کئی گنا زیادہ ہے۔

الداعی الی الخیر:

صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

0333-8403748 0300-9622887 Web site: www.ahlesunnat.info
Ph: 053-3521401-2 Fax: 3511855 E-mail: Info@ahlesunnat.info

marfat.com

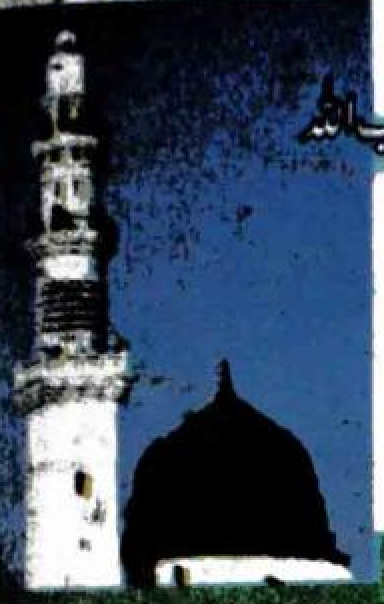

اصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ

باسم القادر

وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یاحبیب اللہ

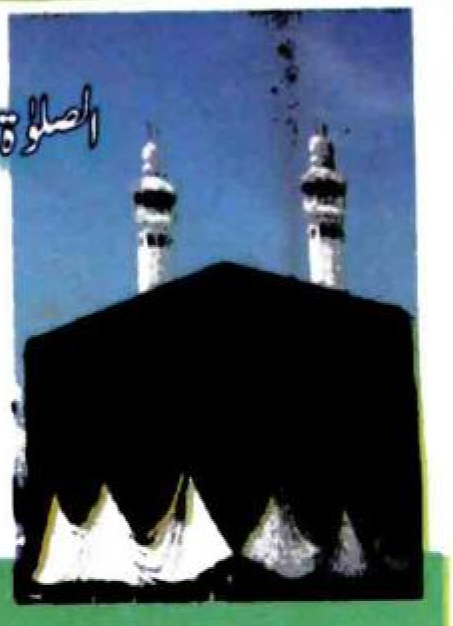

شاہ است حسین بادشاہ است حسین دین است حسین دین پناہ است حسین

سرداد نہ داد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لاالہ است حسین علیہ السلام

خانقاہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں

سالانہ شہادت کربلا کانفرنس

وسالانہ عرس مبارک

قطب الاولیاء، استاذ الاساتذہ، آفتاب طریقت وشریعت

حضرت خواجہ

پیر محمد اسلم قادری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قدس سرہ العزیز

10 محرم الحرام یوم عاشورہ صبح 9 بجے تا نماز ظہر

زیر صدارت

پیشوائے اہل سنت حضرت صاحبزادہ **پیر محمد افضل قادری** مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

تلامذہ، مریدین، وعقیدتمندان قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں

اور تلاوت قرآن مجید اور دیگر اذکار کے تحائف برائے ایصال ثواب ساتھ لائیں۔ خواتین بچے ساتھ نہ لائیں

خانقاہ شریف اور جامعہ قادریہ عالمیہ کے اجتماعات

1۔ جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ + میلاد کانفرنس گجرات (12 ربیع الاول صبح 9 بجے آغاز از باب غوث اعظم بائی پاس روڈ گجرات، 12 بجے اختتام)

2۔ سالانہ معراج کانفرنس وعرس مبارک فقیہ اعظم خواجہ محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ (27 رجب صبح 9 بجے تا نماز ظہر)

3۔ سالانہ شہادت کربلا کانفرنس وعرس مبارک قطب الاولیاء خواجہ محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ (10 محرم صبح 9 بجے تا نماز ظہر)

4۔ ماہانہ ختم گیارہویں شریف (چاند کے پہلے جمعہ کو نماز جمعہ کے فوراً بعد اور خواتین کیلئے چاند کے پہلے اتوار 10-30 تا 12-30)

5۔ شریعت کالج طالبات کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد (یکم ربیع الاول کے بعد آنے والے اتوار کو صبح 10 بجے تا 2 بجے دن)

الداعی الی الخیر

صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون 2-053-3521401، 053-3001401 فیکس 3511855، موبائل 0333-8403748، 0300-9622887

شعبہ خواتین 053-3522290، 053-3001402 ای میل Info@ahlesunnat.info ویب ahlesunnat.info

marfat.com